حضرت عیسیٰ المسیح کی انجیل شریف

بہ مطابق راوی حضرت یوحنا علیہ السلام

رکوع 1

کلامِ حیات

(1)ابتدا میں کلمہ تھا اور کلمہ پروردگار کے ساتھ تھا اور کلمہ ہی پروردگار تھا۔(2)یہی ابتدا میں پروردگار
کے ساتھ تھا۔(3) سب چیزیں اس کے وسیلہ سے خلق ہوئیں اور جو کچھ خلق ہوا ہے اس میں سے کوئی
چیز بھی اس کے بغیر خلق نہیں ہوئی۔(4)اس میں زندگی تھی اوروہ زندگی آدمیوں کا نور تھی۔(5)اور
نور تاریکی میں چمکتا ہے اور تاریکی نے اسے قبول نہ کیا۔(6)ایک آدمی یحیٰی نام آموجود ہوئے اور جو
پروردگار کی طرف سے بھیجے گئے تھے۔(7) یہ شہادت دینے کو آئے تاکہ سب اس کے وسیلہ سے ایمان
لائیں۔(8)وہ خود تو نور نہ تھے مگر نور کی شہادت دینے کو آئے تھے۔ (9)حقیقی نور جو ہر ایک آدمی کو
روشن کرتا ہے دنیا میں آنے کو تھا۔(10) وہ دنیا میں تھے اور دنیا اس کے وسیلہ سے خلق ہوئی اور دنیا
نے اسے نہ پہچانا۔(11) وہ اپنے گھر آئے اور ان کے اپنوں نے انہیں قبول نہ کیا۔(12) جنہوں
نے ان کو قبول کیا اس نے انہوں نے انہیں پروردگار کے پیارے بننے کا حق بخشا یعنی انہیں جو آپ
پر ایمان لاتے ہیں۔(13) آپ نہ خون سے نہ جسم کی خواہش سے نہ انسان کے ارادہ سے بلکہ پروردگار
سے پیدا ہوئے۔ (14) اور کلمہ مجسم ہوا اور فضل اور سچائی سے معمور ہو کر ہمارے درمیان رہا اور ہم
نے ان کی ایسی عظمت دیکھی جیسی پروردگار کے محبوب کی۔ (15) یحیٰی نے ان کی بابت گواہی دی
اور پکار کر کہا کہ یہ وہی ہیں جن کا میں نے ذکر کیا ہے کہ جو میرے بعد آتے ہیں وہ مجھ سے مقدم
ٹھہریں کیونکہ وہ مجھ سے پہلے تھے۔ (16) کیونکہ ان کی معموری میں سے ہم سب نے پایا یعنی
برکت پر برکت (17)اس لئے کہ شریعت تو موسیٰ کی معرفت دی گئی مگر برکت اور سچائی سیدنا
عیسیٰ مسیح کی معرفت پہنچی ۔ (18)اللہ وتبارک تعالیٰ کو کسی نے کبھی نہیں دیکھا۔اکلوتا محبوب جو
پروردگار کی قربت میں ہے اسی نے ظاہر کیا۔

حضرت یحیٰی اصطباغی دینے والے کی تبلیغ

(19) اور یحیٰی کی گواہی یہ ہے کہ جب یہودیوں نے یروشلم سے امام اعظم اور خادمِ بیت اللہ یہ
پوچھنے کو ان کے پاس بھیجے کہ آپ کون ہیں؟ (20) توآپ نے اقرار کیا اور انکار نہ کیا بلکہ اقرار کیا کہ
میں تو مسیح نہیں ہوں۔(21) انہوں نے حضرت یحیٰی سے پوچھا پھر کون ہیں ؟ کیا آپ الیاس نبی
ہیں؟آپ نے فرمایا میں نہیں ہوں۔انہوں نے پوچھا کہ کیا آپ وہ نبی ہیں ؟ آپ نے جواب دیا کہ
نہیں ۔(22) پس انہوں نے آپ سے پوچھا تم کون ہو؟تاکہ ہم اپنے بھیجنے والوں کو جواب دیں کہ
آپ اپنے حق میں کیا کہتے ہیں؟ (23)آپ نے ان سے فرمایا جیسا یسعیاہ نبی نے کہا ہے بیابان میں
ایک پکارنے والے کی آواز ہوں کہ تم پروردگار کی راہ کو سیدھا کرو۔(24) یہ دینی علماء کی طرف سے
بھیجے گئے تھے۔(25) انہوں نے آپ سے یہ سوال کیا کہ اگر آپ نہ تو مسیح ہیں نہ الیاس نبی نہ وہ نبی تو
پھر آپ اصطباغ کیوں دیتے ہیں؟ (26) حضرت یحیٰی نے جواب میں ان سے فرمایا کہ میں تو پانی سے
اصطباغ دیتا ہوں تمہارے درمیان ایک شخص کھڑا ہے جس تم نہیں جانتے ۔(27) یعنی میرے بعد
آنے والا جن کی جوتی کا تسمہ کھولنے کے لائق نہیں۔ (28) یہ باتیں یردن کے پار بیت عنیا میں واقع
ہوئیں جہاں حضرت یحیٰی اصطباغ دیتے تھے۔

(29)دوسرے دن حضرت یحیٰی نے سیدنا عیسیٰ مسیح کو اپنی طرف آتے دیکھ کر کہا دیکھو یہ پروردگار کا
برہ ہے جو دنیا کا گناہ اٹھا لے جاتا ہے۔(30) یہ وہی ہے جس کی بابت میں نے کہا تھا کہ ایک شخص
میرے بعد آتا ہے جو مجھ سے مقدم ٹھہرا ہے کیونکہ وہ مجھ سے پہلے تھا۔ (31)اور میں اسے پہچانتا نہ تھا
مگر اس لئے پانی سے اصطباغ دیتا ہوا آیا کہ وہ بنی اسرائیل پر ظاہر ہو جائے۔(32) اور حضرت یحیٰی نے
یہ شہادت دی کہ میں نے روحِ پاک کو کبوتر کی طرح آسمان سے اترتے دیکھا اور وہ اس پر ٹھہر گیا۔
(33)اور میں تو اسے پہچانتا نہ تھا مگر جس نے مجھے پانی سے اصطباغ دینے کو بھیجا اسی نے مجھ سے کہا کہ

جس پر تم روح کو اترتے اور ٹھہرتے دیکھو وہی روح القدس سے اصطباغ دینے والا ہے۔(34) چنانچہ میں نے دیکھا اور گواہی دی ہے کہ یہ ابن اللہ ہے۔

سیدنا عیسیٰ المسیح کے اولین صحابی

(35) دوسرے دن پھر حضرت یحیٰی اور ان کے صحابہ کرام میں سے دو صحابی کھڑے تھے۔ (36) جب حضرت یحیٰی نے سیدنا عیسیٰ المسیح کو جاتے ہوا دیکھا تو یہ فرمانے لگے یہ پروردگار کا برہ ہیں۔ (37) وہ دونوں صحابی حضرت یحیٰی کو یہ کہتے سن کر سیدنا عیسیٰ المسیح کے پیچھے ہولئے۔ (38)سیدنا عیسیٰ المسیح نے پھر کر اور انہیں پیچھے آتے دیکھ کر ان سے فرمایا تم کیا ڈھونڈتے ہو؟ انہوں نے آپ سے کہا اے ربی (یعنی اے استاد) آپ کہاں رہتے ہے ؟(39)آپ نے ان سے فرمایا چلو دیکھ لو۔ پس انہوں نے آکرآپ کے رہنے کی جگہ دیکھی اور اس روز آپ کے ساتھ رہے اور یہ دسویں گھنٹے کے قریب تھا۔(40) ان دونوں میں سے جو حضرت یحیٰی اصطباغی کی بات سن کر سیدنا عیسیٰ کے پیچھے ہولئے تھے ایک شمعون پطرس کا بھائی اندریاس تھا۔ (41) اس نے پہلے اپنے سگے بھائی شمعون سے مل کر اس نے اس سے کہا کہ ہم کو خرستس یعنی مسیح مل گئے ہیں۔(42) وہ اسے سیدنا عیسیٰ کے پاس لایا۔ آپ نے اس پر نگاہ کرکے فرمایا کہ تم یحیٰی کے بیٹے شمعون ہو۔ تم کیفا یعنی پطرس کھلاؤ گے۔

(43)دوسرے دن آپ نے گلیل میں جانا چاہا اور فلپس سے مل کر کہا میرے پیچھے ہولو۔ (44) فلپس اندریاس، اور پطرس کے شہر بیت صیدا کا باشندہ تھا۔(45) فلپس نے نتن ایل سے مل کر اس سے کہا کہ جس کا ذکر موسیٰ نے توریت ، میں اور صحائف انبیاء نے کیا ہے وہ ہم کو مل گیا۔ وہ یوسف کا بیٹا عیسیٰ ناصری ہے۔(46) نتن ایل نے اس سے کہا کیا ناصرۃ سے کوئی اچھی چیز نکل سکتی ہے ؟ فلپس نے کہا چل کر دیکھ لو۔ (47) سیدنا عیسیٰ نے نتن ایل کو اپنی طرف آتے دیکھ کر آپ کے حق میں کہا دیکھو! یہ فی الحقیقت اسرائیلی ہے۔ اس میں مکر نہیں۔ (48) نتن ایل نے سیدنا عیسیٰ سے کہا آپ نے مجھے کہاں دیکھا ہے ؟ سیدنا عیسیٰ مسیح نے اس کے جواب میں کہا اس سے پہلے کہ فلپس نے تمہیں بلایا جب تم انجیر کے درخت کے نیچے تھے میں نے تمہیں دیکھا۔(49) نتن ایل نے سیدنا عیسیٰ مسیح کو جواب دیا اے ربی آپ ابن اللہ ہیں۔ آپ اسرائیل کے بادشاہ ہیں۔ (50) سیدنا عیسیٰ نے جواب میں ان سے فرمایا میں نے تم سے کہا کہ تم کو انجیر کے درخت کے نیچے دیکھا کیا تم اسی لئے ایمان لائے ہو؟ تم ان سے بھی بڑے بڑے ماجرے دیکھو گے۔ (51) پھر آپ نے ان سے فرمایا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ تم آسمان کو کھلا اور پروردگار کے فرشتوں کو اوپر جاتے اور ابن آدم (یعنی سیدنا عیسیٰ) پر اترتے دیکھو گے۔

رکوع 2

قانائے گلیل میں شادی

(1) پھر تیسرے دن قانائے گلیل میں ایک شادی ہوئی اور سیدنا عیسیٰ مسیح کی والدہ ماجدہ بھی وہاں موجود تھیں۔ (2)آپ اور آپ کے صحابہ کرام بھی اس شادی میں مدعو تھے۔ (3)اور انگور کا رس ختم ہوچکا توآپ کی والدہ ماجدہ نے آپ سے کہا کہ ان کے پاس انگور کا رس نہیں ہے۔ (4) آپ نے ان سے فرمایا بی بی جی یہ کام آپ مجھ پر چھوڑ دیں۔ (5)آپ کی والدہ نے فرمایا جو کچھ یہ تم سے کہے تم اس کی سنو۔(6)وہاں یہودیوں کی طہارت کے دستور کے موافق پتھر کے چھ مٹکے رکھے تھے اور ان میں دو دو تین تین من کی گنجائش تھی۔(7)آپ نے ان سے فرمایا کہ مٹکوں میں پانی بھر دو۔ پس انہوں نے ان کو لبالب بھر دیا۔ (8) پھر آپ نے ان سے فرمایا اب نکال کر میر مجلس کے پاس لے جاؤ۔ پس وہ لے گئے۔ (9)جب میر مجلس نے وہ پانی چکھا جو انگور کا رس بن گیا تھا اور جانتا نہ تھا کہ یہ کہاں سے آئی ہے (مگر خادم جنہوں نے پانی بھرا تھا جانتے تھے) تو میر مجلس نے دلہا کو بلا کر اس سے کہا۔(10)ہر شخص پہلے اچھا رس پیش کرتا ہے اور ناقص اس وقت جب پی کر چھک گئے مگر تم نے اچھا رس اب تک رکھ چھوڑا تھا۔ (11) یہ پہلا معجزہ سیدنا عیسیٰ مسیح نے قانائے گلیل میں دکھا کر اپنی عظمت ظاہر کی اور آپ کے صحابی آپ پر ایمان لائے۔

(12) اس کے بعد آپ، آپ کی والدہ اور صحابہ کفر نحوم کو گئے اور وہاں چند روز قیام کیا۔

بیت اللہ میں داخلہ

(13)یہودیوں کی عید فسح نزدیک تھی اور آپ یروشلم کو گئے ۔ (14) آپ نے بیت اللہ میں بیل اور بھیڑ اور کبوتر بیچنے والوں کو اور صرافوں کو بیٹھے پایا۔ (15) اور رسیوں کا کوڑا بنا کر سب کو یعنی بھیڑوں اور بیلوں کو بیت اللہ سے نکال دیا اور صرافوں کی نقدی بکھیر دی اور ان کے تختے الٹ دئیے۔ (16) اور کبوتر فروشوں سے فرمایا ان کو یہاں سے لے جاؤ۔ میرے پروردگار کے گھر کو تجارت کا گھر نہ بناؤ۔ (17) آپ کے صحابہ کرام کو یاد آیا کہ لکھا ہے ۔ تیرے گھر کی غیرت مجھے کھاجائے گی۔ (18) پس یہودیوں نے جواب میں آپ سے کہا آپ جو یہ کام کرتے ہیں تو ہمیں کونسا نشان دکھاتے ہیں ؟(19)سیدنا عیسیٰ مسیح نے ان سے فرمایا اس مقدس کو ڈھادو میں اسے تین دن میں کھڑا کردوں گا (20) مگر آپ نے اپنے بدن مبارک کے مقدس کی بابت فرمایا تھا۔ (22)پس جب آپ مردوں میں سے جی اٹھے توآپ کے صحابہ کرام کو یاد آیا کہ آپ نے یہ کہا تھا اور انہوں نے کلام الٰہی اور اس قول کو جوسیدنا عیسیٰ نے فرمایا تھا یقین کیا۔

(23) جب آپ یروشلم میں فسح کے وقت عید میں تھے تو بہت سے لوگ ان معجزوں کو دیکھ کر جوآپ دکھاتے تھے آپ کے نام پر ایمان لائے ۔(24) لیکن آپ اپنی نسبت ان پر اعتبار نہ کرتے تھے اس لئے کہ آپ سب کو جانتے تھے ۔ (25) اور آپ اس کی حاجت نہ رکھتے تھے کہ کوئی انسان کے حق میں گواہی دے کیونکہ وہ آپ جانتے تھے کہ انسان کے دل میں کیا کیا ہے ۔

رکوع 3

سیدنا عیسیٰ مسیح اور نیکدیمس

(1)دینی علماء میں سے ایک شخص نیکدیمس نام یہودیوں کا ایک سردار تھا۔ (2)اس نے رات کو سیدنا عیسیٰ مسیح کے پاس آکرآپ سے فرمایا کہ اے استاد محترم ہم جانتے ہیں کہ آپ پروردگار کی طرف سے استاد ہوکر آئےہیں کیونکہ جو معجزے آپ دکھاتے ہیں کوئی شخص نہیں دکھا سکتا جب تک پروردگار اس کے ساتھ نہ ہو۔ (3)سیدنا عیسیٰ مسیح نے جواب میں اس سے فرمایا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک کوئی نئے سرے سے پیدا نہ ہووہ پروردگار کی بادشاہی کو دیکھ نہیں سکتا۔ (4) نیکدیمس نے آپ سے کہا آدمی جب بوڑھا ہوگیا تو کیوں کر پیدا ہوسکتا ہے ؟ کیا وہ دوبارہ اپنی ماں کے پیٹ میں داخل ہو کر پیدا ہوسکتا ہے ؟ (5)سیدنا عیسیٰ مسیح نے جواب دیا کہ میں تم سے سچ کہتا ہوں جب تک کوئی آدمی پانی اور روح سے پیدا نہ ہو وہ دین الٰہی میں داخل نہیں ہوسکتا ۔(6)جو جسم سے پیدا ہوا ہے جسم ہے اور روح سے پیدا نہ ہووہ دین الٰہی میں داخل نہیں ہوسکتا (6)جو جسم سے پیدا ہواہے جسم ہے اور جو روح سے پیدا ہوا ہے وہ روح ہے ۔ (7) تعجب نہ کرو کہ میں نے کہا کہ تمہیں نئے سرے سے پیدا ہونا ضرور ہے ۔ (8)ہوا جدھر چاہتی ہے چلتی ہے اور تو اس کی آواز سنتا ہے مگر نہیں جانتا کہ وہاں سے آتی اور کہاں کو جاتی ہے ۔ جو کوئی روح سے پیدا ہوا ایسا ہی ہے ۔ (9) نیکدیمس نے جواب میں آپ سے کہا یہ باتیں کیوں کر ہوسکتی ہیں ؟ (10) سیدنا عیسیٰ مسیح نے جواب میں اس سے فرمایا تم بنی اسرائیل کے استاد ہو کر کیا ان باتوں کو نہیں جانتے ؟ (11) میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو ہم جانتے ہیں وہ کہتے ہیں اور جسے ہم نے دیکھا ہے اسکی گواہی دیتے ہیں اور تم ہماری گواہی قبول نہیں کرتے ۔ (12)جب میں نے تم سے زمین کی باتیں کہیں اور تم نے یقین نہ کیا تو اگر میں تم سے آسمان کی باتیں کہوں تو کیوں کر یقین کرو گے ۔(13) اور آسمان پر کوئی نہیں چڑھا سوا اس کے جو آسمان سے اترا یعنی ابن آدم جو آسمان میں ہے ۔(14)اور جس طرح موسیٰ نے سانپ کو بیابان میں اونچے پر چڑھایا اسی طرح ضرور ہے کہ ابن آدم بھی اونچے پر چڑھایا جائے ۔ (15)تاکہ جو کوئی ایمان لائے اس میں ہمیشہ کی زندگی پائے۔

(16)کیونکہ پروردگار نے دنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اس نے اپنا اکلوتا محبوب بخش دیا تاکہ جو کوئی اس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے ۔(17)کیونکہ خدا نے سیدنا عیسیٰ مسیح کو دنیا میں اس لئے نہیں بھیجا کہ دنیا پر سزا کا حکم کرے بلکہ اس لئے کہ دنیا ان کے وسیلہ سے نجات پائے ۔ (18)جو اس پر ایمان لاتا ہے اس پر سزا کا حکم نہیں ہوتا۔ جو اس پر ایمان نہیں لاتا اس پر سزا کا حکم ہوچکا ہے ۔اس لئے کہ وہ پروردگار کے اکلوتے محبوب کے نام پر ایمان نہیں لائے ۔ (19) اور سزا کے حکم کا سبب یہ ہے کہ نور دنیا میں آیا ہے اور آدمیوں نے تاریکی کو نور سے زیادہ پسند کیا ۔ اس لئے کہ ان کے کام برے تھے۔ (20) کیونکہ جو کوئی بدی کرتا ہے وہ نور سے دشمنی رکھتا ہے اور نور کے

پاس نہیں آتا۔ ایسا نہ ہو کہ اس کے کاموں پر ملامت کی جائے ۔(21) مگر جو سچائی، پر عمل کرتا ہے وہ نور کے پاس آتا ہے کہ اس کے کام ظاہر ہوں کہ وہ پروردگار میں کئے گئے ہیں۔

(22) ان باتوں کے بعد سیدنا عیسیٰ مسیح اور آپ کے صحابہ کرام یہودیہ کے ملک میں آئے اور وہ وہاں ان کے ساتھ رہ کر اصطباغ دینے لگے ۔(23)اور حضرت یحییٰ بھی شالیم کے نزدیک عینون میں اصطباغ دیتے تھے کیونکہ وہاں پانی بہت تھا اور لوگ آکر اصطباغ لیتے تھے۔ (24) کیونکہ حضرت یحییٰ اس وقت قید میں ڈالے نہ گئے تھے۔ (25)پس حضرت یحییٰ کے صحابہ کرام کی کسی یہودی کے ساتھ طہارت کی بابت بحث ہوئی۔ (26) انہوں نے حضرت یحییٰ کے پاس آکر کہا استاد محترم ! جو شخص یردن کے پار آپ کے ساتھ تھا جس کی آپ نے شہادت دی ہے دیکھو اصطباغ دیتا ہے اور سب اس کے پاس آتے ہیں۔ (27) تم خود میرے گواہ ہو کہ میں نے کہا میں مسیح نہیں مگر اس کے آگے بھیجا گیا ہوں۔ (29) جس کی دلہن ہے وہ دلہا ہے مگر دلہا کا دوست جو کھڑا ہوا اس کی سنتا ہے دلہا کی آواز سے بہت خوش ہوتا ہے ۔ پس میری یہ خوشی پوری ہوگئی۔ (30) ضرور ہے کہ وہ بڑھے اور میں گھٹوں۔ (31) جو اوپر سے آتا ہے وہ سب سے اوپر ہے۔ جو زمین سے ہے وہ زمین ہی سے ہے اور زمین ہی کی کہتا ہے۔ جو آسمان سے آتا ہے وہ سب سے اوپر ہے۔ (32) جو کچھ اس نے دیکھا اور سنا اس کی گواہی دیتا ہے اور کوئی اس کی گواہی قبول نہیں کرتا۔(33) کیونکہ جسے اللہ تبارک تعالیٰ نے بھیجا وہ پروردگار کی باتیں کہتا ہے ۔ اس لئے کہ وہ روح ناپ ناپ کر نہیں دیتا ۔(35) پروردگار اکلوتے محبوب سے محبت رکھتا ہے اور اس نے سب چیزیں اس کے ہاتھ میں دے دی ہیں۔ (36) جو محبوب پر ایمان لاتا ہے ہمیشہ کی زندگی اس کی ہے لیکن جو محبوب کی نہیں مانتا زندگی کو نہ دیکھے گا بلکہ اس پر خدا کا غضب رہتا ہے۔

رکوع 4

سیدنا عیسیٰ مسیح اور سماری عورت

(1) پھر جب سیدنا عیسیٰ مسیح کو معلوم ہوا کہ دینی علماء نے سنا ہے کہ آپ یحییٰ سے زیادہ صحابہ بناتے اور اصطباغ دیتے ہیں (2)(گو آپ خود نہیں بلکہ آپ کے صحابی اصطباغ دیتے تھے)(3) تو آپ یہودیہ چھوڑ کر پھر گلیل کو چلے گئے ۔ (4) اور آپ کو سماریہ سے ہو کر جانا ضرور تھا۔ (5) پس آپ سماریہ کے ایک شہر تک آئے جو سوخار کہلاتا ہے ۔وہ اس قطعہ کے نزدیک ہے جو حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹے حضرت یوسف علیہ السلام کو دیا تھا۔ (6) حضرت یعقوب کا کنواں وہیں تھا۔چنانچہ آپ سفر سے تھکے ماندے ہو کر اس کنویں پر یونہی بیٹھ گئے ۔ یہ چھٹے گھنٹے کے قریب تھا۔(7) سماریہ کی ایک عورت پانی بھرنے آئی۔ آپ نے اس عورت سے فرمایا مجھے پانی پلاؤ۔ (8) کیونکہ آپ کے صحابہ کرام کھانا مول لینے کو گئے تھے ۔(9)اس سماری عورت نے آپ سے کہا کہ آپ تو یہودی ہو کر مجھ سماری عورت سے پانی کیوں مانگتے ہیں؟(کیونکہ یہودیوں اور سماریوں سے کسی طرح کا برتاؤ نہیں رکھتے)۔ (10) آپ نے اس سے فرمایا اگر تم پروردگار کی بخشش کو جانتی اور یہ بھی جانتی کہ وہ کون ہے جو تم سے کہتا ہے مجھے پانی پلاؤ تو تم اس سے مانگتی اور وہ تمہیں زندگی کا پانی دیتا۔ (11)عورت نے آپ سے کہا اے مولا آپ کے پاس پانی بھرنے کو تو کچھ ہے نہیں اور کنواں گہرا ہے۔ پھر وہ زندگی کا پانی آپ کے پاس کہاں سے آیا؟ (12) کیا آپ ہمارے والد حضرت یعقوب سے بڑے ہیں جس نے ہم کو یہ کنواں دیا اور خود انہوں نے اور ان کے بیٹوں نے اور ان کے مویشی نے اس میں سے پایا؟ (13) سیدنا عیسیٰ مسیح نے اس سے فرمایا جو کوئی اس پانی سے پیتا ہے وہ پھر پیاسا ہوگا ۔(14) مگر جو کوئی اس پانی میں سے پئے گا جو میں اسے دوں گا وہ ابد تک پیاسا نہ ہوگا بلکہ جو پانی میں اسے دوں گا وہ اس میں ایک چشمہ بن جائے گا جو ہمیشہ کی زندگی ، کے لئے جاری رہے گا ۔(15) عورت نے آپ سے کہا اے مولا، وہ پانی مجھ کو دیں تاکہ میں نہ پیاسی ہوں نہ پانی بھرنے کو یہاں تک آؤں۔(16)آپ نے اس سے فرمایا جاؤ اپنے شوہر کو یہاں بلا لاؤ۔ (17)عورت نے جواب میں آپ سے کہا میں بے شوہر ہوں۔ سیدنا عیسیٰ نے اس سے فرمایا تم نے خوب کہا میں بے شوہر ہوں۔ (18) کیونکہ پانچ شوہر تم کر چکی ہو اور جس کے پاس تم اب ہو وہ تمہارا شوہر نہیں۔ یہ تم نے سچ کہا ۔(19) عورت نے آپ سے کہا اے مولا مجھے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نبی ہیں۔ (20) ہمارے باپ دادا نے اس پہاڑ پر پرستش کی اور آپ کہتے ہیں کہ وہ جگہ جہاں پرستش کرنا چاہیے یروشلم میں ہے ۔ (21) آپ نے اس سے فرمایا اے بی بی میری بات کا یقین کرو کہ وہ وقت آتا ہے کہ تم نہ تو اس پہاڑ پر پروردگار کی پرستش کروگے اور نہ یروشلم میں ۔(22) تم جسے نہیں جانتے اس کی پرستش کرتے ہو۔ ہم جسے جانتے ہیں اس کی

پرستش کرتے ہیں کیونکہ نجات یہودیوں میں سے ہے۔ (23) مگروہ وقت آتا ہے بلکہ اب ہی ہے کہ سچے پرستار پروردگار کی پرستش روح اور سچائی سے کریں گے کیونکہ پروردگار اپنے لئے ایسے ہی پرستار ڈھونڈتا ہے۔ (24) پروردگار روح ہے اور ضرور ہے کہ اس کے پرستار روح اور سچائی سے پرستش کریں۔ (25)عورت نے آپ سے کہا میں جانتی ہوں کہ مسیح جو خرستس کہلاتا ہے آنے والا ہے۔ جب وہ آئے گا تو ہمیں سب باتیں بتادے گا۔ (26) سیدنا عیسیٰ نے اس سے فرمایا کہ میں جو تم سے بول رہا ہوں وہی ہوں۔

(27) اتنے میں آپ کے صحابہ کرام آگئے اور تعجب کرنے لگے کہ آپ خاتون سے باتیں کررہے ہیں توبھی کسی نہ کہا کہ آپ کیا چاہتے ہیں؟ یا اس سے کس لئے باتیں کرتے ہیں؟ (28) پس عورت اپنا گھر چھوڑ کر شہر میں چلی گئی اور لوگوں سے کہنے لگی۔ (29) آؤ۔ایک آدمی کو دیکھو جس نے میرے سب کام مجھے بتادئیے۔ کیا ممکن ہے کہ مسیح یہی ہے؟ (30)وہ شہر سے نکل کر آپ کے پاس آنے لگے (31) اتنے میں آپ کے صحابہ کرام آپ سے یہ درخواست کرنے لگے کہ اے مولا کچھ کھالیں۔ (32) لیکن آپ نے ان سے فرمایا کہ میرے پاس کھانے کے لئے ایسا کھانا ہے جسے تم نہیں جانتے۔ (33) پس صحابہ کرام نے آپس میں کہا کیا کوئی ان کے لئے کچھ کھانے کو لایا ہے؟ (34) سیدنا عیسیٰ مسیح نے ان سے فرمایا میرا کھانا یہ ہے کہ اپنے بھیجنے والے کی مرضی کے موافق عمل کروں اور اس کا کام پورا کروں۔ (35) کیا تم کہتے نہیں کہ فصل آنے میں ابھی چار مہینے باقی ہیں؟ دیکھو میں تم سے کہتا ہوں کہ اپنی آنکھیں اٹھا کر کھیتوں پر نظر کروں کہ فصل پک گئی ہے۔ (36) اور کاٹنے والا مزدوری پاتا اور ہمیشہ کی زندگی کے لئے پھل جمع کرتا ہے تاکہ بونے والا اور کاٹنے والا دونوں مل کر خوشی کریں۔
(37) کیونکہ اس پر یہ مثل ٹھیک آتی ہے کہ بونے والا اور ہے۔ کاٹنے والا اور۔ (38)میں نے تمہیں وہ کھیت کاٹنے کے لئے بھیجا جس پر تم نے محنت نہیں کی۔ اوروں نے محنت کی اور تم ان کی محنت کے پھل میں شریک ہوئے۔
(39) اور اس شہر کے بہت سے سماری اس خاتون کے کہنے سے جس نے شہادت دی کہ آپ نے میرے سب کام مجھے بتادئیے آپ پر ایمان لائے۔ (40) پس جب وہ سماری آپ کے پاس آئے تو آپ سے درخواست کرنے لگے کہ ہمارے پاس قیام کریں چنانچہ آپ دوروز وہاں رہے۔ (41) اور آپ کے کلام کے سبب سے اور بھی بہتیرے ایمان لائے۔ (42) اور اس خاتون سے کہا اب ہم تمہارے کہنے سے ایمان نہیں لاتے کیونکہ ہم نے خود سن لیا اور جانتے ہیں یہ کہ فی الحقیقت دنیا کا منجی ہیں۔

بادشاہ کے ملازم کے بیٹے کو شفا عطا کرنا

(43) پھر ان دوروز کے بعد آپ وہاں سے روانہ ہوکر گلیل کو گئے۔ (44) کیونکہ آپ نے خود شہادت دی کہ نبی اپنے وطن میں عزت نہیں پاتا۔ (45) پس جب آپ گلیل میں آئے تو گلیلیوں نے آپ کو قبول کیا۔ اس لئے کہ جتنے کام آپ نے یروشلم میں عید کے وقت کئے تھے انہوں نے ان کو دیکھا تھا کیونکہ وہ بھی عید میں گئے تھے۔
(46) پس آپ قانائے گلیل میں آئے جہاں آپ نے پانی کو انگور کا رس بنایا تھا اور بادشاہ کا ایک ملازم تھا جس کا بیٹا کفر نحوم میں بیمار تھا۔ (47) وہ یہ سن کر کہ آپ یہودیہ سے گلیل میں آگئے ہیں آپ کے پاس گئے اور آپ سے درخواست کرنے لگے کہ چل کر میرے بیٹے کو شفا بخش دیں کیونکہ وہ مرنے کو تھا۔ (48) آپ نے اس سے فرمایا جب تم نشان اور عجیب کام نہ دیکھو ہرگز ایمان نہ لاؤ گے۔ (49) بادشاہ کے ملازم نے آپ سے کہا اے مولا میرے بچہ کے مرنے سے پہلے چلیں۔ (50) آپ نے اس سے فرمایا جاؤ تمہارا بیٹا جیتا ہے۔ اس شخص نے اس بات کا یقین کیا جو سیدنا عیسیٰ مسیح نے اس سے کہی اور چلا گیا۔ (51)وہ راستہ ہی میں تھا کہ اس کے نوکر اسے ملے اور کہنے لگے کہ آپ کا بیٹا جیتا ہے۔ (52)اس نے ان سے پوچھا کہ اسے کس وقت سے آرام ہونے لگا تھا؟ انہوں نے کہا کہ کل ساتویں گھنٹے میں اس کی تپ اتر گئی۔ (53) پس باپ جان گیا کہ وہی وقت تھا جب سیدنا عیسیٰ مسیح نے اس سے فرمایا تھا کہ تمہارا بیٹا جیتا ہے اور وہ خود اور اس کا سارا گھرانہ ایمان لایا۔ (54) یہ دوسرا معجزہ ہے جو سیدنا عیسیٰ مسیح نے یہودیہ سے گلیل میں آکر دکھایا۔

رکوع 5

اڑتیس برس کا بیمار

(1) ان باتوں کے بعد یہودیوں کی ایک عید ہوئی اور آپ یروشلم کو تشریف لے گئے۔

(2) یروشلم میں بھیڑ دروازہ کے پاس ایک حوض ہے جو عبرانی میں بیت حسدا کہلاتا ہے اور اس کے پانچ برآمدے ہیں۔(3) ان میں بہت سے بیمار اور اندھے اور لنگڑے اور پژمردہ لوگ (جو پانی کے ہلنے کے منتظر ہو کر) پڑے تھے۔(4) کیونکہ وہ وقت پر پروردگار کا ایک فرشتہ حوض پر اتر کر پانی ہلایا کرتا تھا۔ پانی ہلتے ہی جو کوئی پہلے اترتا سو شفا پاتا اس کی جو کچھ بیماری کیوں نہ ہو۔)(5)وہاں ایک شخص تھا جو اڑتیس برس سے بیماری میں مبتلا تھا۔(6)اس کو آپ نے پڑا دیکھا اور یہ جان کر کہ وہ بڑی مدت سے اس حالت میں ہے اس سے فرمایا کہ کیا تم تندرست ہونا چاہتے ہو؟(7)اس بیمار نے جواب دیا۔ اے مولا میرے پاس کوئی آدمی نہیں کہ جب پانی ہلایا جائے تو مجھے حوض میں اتار دے بلکہ میرے پہنچتے پہنچتے دوسرا مجھ سے پہلے اتر پڑتا ہے۔(8)آپ نے اس سے فرمایا اٹھو اور اپنی چارپائی اٹھا کر چلو پھرو۔(9)وہ شخص فوراً تندرست ہو گیا اور اپنی چارپائی اٹھا کر چلنے پھرنے لگا۔

وہ سبت کا دن تھا۔(10) پس یہودی اس سے جس نے شفا پائی تھی کہنے لگے کہ آج سبت کا دن ہے تمہیں چارپائی اٹھانا روا نہیں۔(11) اس نے انہیں جواب دیا جس نے مجھے تندرست کیا اسی نے مجھے فرمایا کہ اپنی چارپائی اٹھا کر چلو پھرو۔(12) انہوں نے اس سے پوچھا کہ وہ کون شخص ہے جس نے تمہیں کہا چارپائی اٹھا کر چلو پھرو۔(13) لیکن وہ شفا پا گیا تھا وہ نہ جانتا تھا کہ کون ہے کیونکہ بھیڑ کے سبب سے سیدنا عیسیٰ مسیح وہاں سے تشریف لے گئے تھے۔(14) ان باتوں کے بعد وہ سیدنا عیسیٰ کو بیت اللہ میں ملا۔ آپ نے اس سے فرمایا دیکھو تم تندرست ہو گئے ہو۔ پھر گناہ نہ کرنا۔ ایسا نہ ہو کہ تم پر اس سے بھی زیادہ آفت آئے۔(15) اس آدمی نے جا کر یہودیوں کو خبر دی کہ جس نے مجھے تندرست کیا وہ عیسیٰ ہے۔(16) اس لئے یہودی سیدنا عیسیٰ کو ستانے لگے کیونکہ آپ ایسے کام سبت کے دن کرتے تھے۔(17) لیکن سیدنا عیسیٰ نے ان سے فرمایا کہ میرا پروردگار اب تک کام کرتا ہے اور میں بھی کام کرتا ہوں۔(18) اس سبب سے یہودی اور بھی زیادہ آپ کو قتل کرنے کی کوشش کرنے لگے کہ آپ نہ فقط سبت کا حکم توڑتے بلکہ پروردگار کو خاص اپنا باپ (پروردگار) کہہ کر اپنے آپ کو پروردگار کے برابر بناتے تھے۔

(19) پس سیدنا عیسیٰ نے ان سے فرمایا:

میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ بیٹا آپ سے کچھ نہیں کر سکتا سوا اس کے جو پروردگار کو کرتے دیکھتا ہے کیونکہ جن کاموں کو وہ کرتا ہے انہیں محبوب بھی اسی طرح کرتا ہے۔(20) اس لئے کہ پروردگار محبوب کو عزیز رکھتا ہے اور جتنے کام خود کرتا ہے اسے دکھاتا ہے بلکہ ان سے بھی بڑے کام اسے دکھائے گا تاکہ تم تعجب کرو۔(21) کیونکہ جس طرح پروردگار مردوں کو اٹھاتا اور زندہ کرتا ہے اسی طرح محبوب بھی جنہیں چاہتا ہے زندہ کرتا ہے۔(22) کیونکہ پروردگار کسی کی عدالت بھی نہیں کرتا بلکہ اس نے عدالت کا سارا کام مجھے سپرد کیا ہے۔(23) تاکہ سب لوگ میری عزت کریں جس طرح پروردگار کی عزت کرتے ہیں۔ جو میری عزت نہیں کرتا وہ پروردگار کی عزت نہیں کرتا جس نے مجھے بھیجا ہے۔(24) میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو میرا کلام سنتا اور میرے بھیجنے والے کا یقین کرتا ہے ہمیشہ کی زندگی اس کی ہے اور اس پر سزا کا حکم نہیں ہوتا بلکہ وہ موت سے نکل کر زندگی میں داخل ہو گیا ہے۔(25)میں تم سے سچ کہتا ہوں وہ وقت آتا ہے بلکہ ابھی ہے کہ مردے پروردگار کے محبوب کی آواز سنیں گے وہ جیئں گے۔(26) کیونکہ جس طرح پروردگار اپنے آپ میں زندگی رکھتا ہے اسی طرح اس نے مجھے بھی یہ بخشا ہے کہ اپنے آپ میں زندگی رکھوں۔(27) بلکہ عدالت مجھے کرنے کا بھی اختیار بخشا۔ اس لئے کہ میں آدم زاد ہوں۔(28)اس سے تعجب نہ کرو کیونکہ وہ وقت آتا ہے کہ جتنے قبروں میں ہیں اس کی آواز سن کر نکلیں گے۔(29) جنہوں نے نیکی کی ہے زندگی کی قیامت کے واسطے اور جنہوں نے بدی کی ہے سزا کی قیامت کے واسطے۔

سچی شہادت

(30) میں اپنے آپ سے کچھ نہیں کر سکتا۔ جیسا سنتا ہوں عدالت کرتا ہوں اور میری عدالت راست ہے کیونکہ میں اپنی مرضی نہیں بلکہ اپنے بھیجنے والے کی مرضی چاہتا ہوں۔(31) اگر میں خود اپنی گواہی دوں تو میری گواہی سچی نہیں۔(32) ایک اور ہے جو میری گواہی دیتا ہے اور میں جانتا ہوں کہ میری گواہی جو وہ دیتا ہے سچی ہے۔(33) تم نے یحییٰ کے پاس پیام بھیجا اور اس نے سچائی کی گواہی دی ہے۔(34) لیکن میں اپنی نسبت انسان کی گواہی منظور نہیں کرتا تو بھی میں یہ باتیں اس لئے کہتا ہوں کہ تم نجات پاؤ۔(35)وہ جلتا اور چمکتا ہوا چراغ تھا اور تم کو کچھ عرصہ تک اس کی

روشنی میں خوش رہنا منظور ہوا۔(36)لیکن میرے پاس جو شہادت ہے وہ یحییٰ کی شہادت سے بڑی ہے کیونکہ جو کام پروردگار نے مجھے پورے کرنے کو دئیے یعنی یہی کام جو میں کرتا ہوں وہ میرے گواہ ہیں کہ پروردگار نے مجھے بھیجا ہے۔ (37)اور پروردگار جس نے مجھے بھیجا ہے اسی نے میری شہادت دی ہے۔ تم نے نہ کبھی اس کی آواز سنی ہے اور نہ اس کی صورت دیکھی۔ (38) اور اس کے کلام کو اپنے دلوں میں قائم نہیں رکھتے کیونکہ جسے اس نے بھیجا ہے اس کا یقین نہیں کرتے۔ (39)تم کلام الٰہی میں ڈھونڈتے ہو کیونکہ سمجھتے ہو کہ اس میں ہمیشہ کی زندگی تمہیں ملتی ہے اور وہ یہ ہے جو میری گواہی دیتی ہے۔ (40) پھر بھی تم زندگی پانے کے لئے میرے پاس آنا نہیں چاہتے۔ (41) میں آدمیوں سے عزت نہیں چاہتا ۔ (42) لیکن میں تم کو جانتا ہوں کہ تم میں پروردگار کی محبت نہیں۔(43)میں اپنے پروردگار کے نام سے آیا ہوں اور تم مجھے قبول نہیں کرتے۔ اگر کوئی اور اپنے ہی نام سے آئے تو اسے قبول کرلوگے۔ (44) تم جو ایک دوسرے سے عزت چاہتے ہو اور وہ عزت جو خدائے واحد کی طرف سے ہوتی ہے نہیں چاہتے کیونکر ایمان لاسکتے ہو؟ (45) یہ نہ سمجھو کہ میں پروردگار سے تمہاری شکایت کروں گا۔ تمہاری شکایت کرنے والا تو موسیٰ تھا جس پر تم نے امید لگا رکھی تھی ۔ (46) کیونکہ اگر تم موسیٰ کا یقین کرتے تو میرا بھی یقین کرتے۔ اس لئے کہ اس نے میرے حق میں لکھا ہے۔ (47) لیکن جب تم اس کے نوشتوں کا یقین نہیں کرتے تو میری باتوں کا کیوں کر یقین کروگے۔

رکوع 6

پانچ ہزار کو کھانا کھلانا

(1) ان باتوں کے بعد سیدنا عیسیٰ گلیل کی جھیل یعنی تبریاس کی جھیل کے پار گئے۔(2) اور بڑی بھیڑ آپ کے پیچھے ہولی کیونکہ جو معجزے آپ بیماروں پر کرتے تھے ان کو وہ دیکھتے تھے۔ (3)سیدنا عیسیٰ ایک اونچی جگہ پر تشریف لے گئے اور اپنے صحابہ کرام کے ساتھ وہاں بیٹھے۔ (4) اور یہودیوں کی عید فسح نزدیک تھی۔ (5) پس جب آپ نے اپنی آنکھیں اٹھا کر دیکھا کہ میرے پاس بھیڑ آرہی ہے تو فلپس سے فرمایا کہ ہم ان کے کھانے کے لئے کہاں سے روٹیاں مول لیں۔ (6)مگر آپ نے اسے آزمانے کے لئے یہ کہا کیونکہ وہ آپ جانتے تھے کہ میں کیا کروں گا۔ (7)فلپس نے آپ کو کہا دوسو دینار کی روٹیاں ان کے لئے کافی نہ ہوں گی کہ ہر ایک کو تھوڑی سی مل جائے۔ (8)آپ کے صحابہ کرام میں سے ایک نے یعنی شمعون پطرس کے بھائی اندریاس نے آپ سے کہا (9)یہاں ایک لڑکا ہے جس کے پاس جو کی پانچ روٹیاں اور دو مچھلیاں ہیں مگر یہ اتنے لوگوں میں کیا ہیں؟ (10) آپ نے فرمایا کہ لوگوں کو بٹھاؤ اور اس جگہ بہت گھاس تھی۔ پس وہ مرد تخمیناً پانچ ہزار تھے بیٹھ گئے ۔ (11) آپ نے وہ پانچ روٹیاں لیں اور شکر کرکے انہیں جو بیٹھے تھے بانٹ دیں اور اسی طرح مچھلیوں میں سے جس قدر چاہتے تھے بانٹ دیا۔ (12) جب وہ سیر ہوچکے تو آپ نے اپنے صحابہ کرام سے فرمایا کہ بچے ہوئے ٹکڑوں کو جمع کرو تاکہ کچھ ضائع نہ ہو۔ (13) چنانچہ انہوں نے جمع کیا اور جو کی پانچ روٹیوں کے ٹکڑوں سے جو کھانے والوں سے بچ رہے تھے بارہ ٹوکریاں بھریں۔ (14) پس جو معجزہ آپ نے دکھایا وہ لوگ آپ کو دیکھ کر کہنے لگے جو نبی دنیا میں آنے والا تھا فی الحقیقت یہی ہے۔

(15) پس سیدنا عیسیٰ یہ معلوم کرکے کہ وہ آکر مجھے بادشاہ بنانے کے لئے پکڑنا چاہتے ہیں پھر پہاڑ پر اکیلے تشریف لے گئے۔

سیدنا عیسیٰ مسیح کا پانی پر چلنا

(16) پھر جب شام ہوئی تو آپ کے صحابہ کرام جھیل کے کنارے گئے۔ (17) اور کشتی میں بیٹھ کر جھیل کے پار کفرنحوم کو چلے گئے۔ اس وقت اندھیرا ہوگیا تھا اور سیدنا عیسیٰ ابھی تک ان کے پاس نہ آئے تھے۔ (18)اور آندھی کے سبب سے جھیل میں موجیں اٹھنے لگیں۔ (19) پس جب وہ کھیتے کھیتے تین چار میل کے قریب نکل گئے تو انہوں نے سیدنا عیسیٰ کو جھیل پر چلتے اور کشتی کے نزدیک آتے دیکھا اور ڈر گئے ۔ (20) مگر آپ نے ان سے فرمایا میں ہوں۔ ڈرومت ۔(21) پس وہ آپ کو کشتی میں سوار کرنے کے لئے راضی ہوئے اور فوراً وہ کشتی اس جگہ جا پہنچی جہاں وہ جاتے تھے۔

(22) دوسرے دن اس بھیڑ نے جو جھیل کے پار کھڑی تھی یہ دیکھا کہ یہاں ایک کے سوا اور کوئی چھوٹی کشتی نہ تھی اور سیدنا عیسیٰ اپنے صحابہ کرام کے ساتھ کشتی پر سوار نہ ہوئے تھے بلکہ صرف آپ کے صحابہ کرام چلے گئے تھے۔ (23) (لیکن بعض چھوٹی کشتیاں تبریاس سے اس جگہ کے نزدیک

آئیں جہاں انہوں نے آپ کے شکر کرنے کے بعد روٹی کھائی تھی)(24) پس جب بھیڑ نے دیکھا کہ یہاں نہ سیدنا عیسیٰ ہیں نہ آپ کے صحابہ کرام تو وہ خود چھوٹی کشتیوں میں بیٹھ کر سیدنا عیسیٰ کی تلاش میں کفرنحوم کو آئے۔

سیدنا عیسیٰ مسیح زندگی کی روٹی

(25) اور جھیل کے پار آپ سے مل کر کہا اے مولا آپ یہاں کب آئے۔ (26) آپ نے ان سے فرمایا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ تم مجھے اس لئے نہیں ڈھونڈتے کہ معجزے دیکھے بلکہ اس لئے کہ تم روٹیاں کھا کر سیر ہوئے۔ (27) فانی خوراک کے لئے محنت نہ کرو بلکہ اس خوراک کے لئے جو ہمیشہ کی زندگی تک باقی رہتی ہے جسے ابن آدم تمہیں دے گا کیونکہ باپ یعنی پروردگار نے اسی پر مہر کی ہے۔(28) پس انہوں نے آپ سے فرمایا کہ ہم کیا کریں تاکہ پروردگار کے کام انجام دیں؟(29) سیدنا عیسیٰ نے ان سے فرمایا کہ پروردگار کا کام یہ ہے کہ جسے آپ نے بھیجا ہے اس پر ایمان لاؤ۔ (30)پس انہوں نے آپ سے کہا پھر آپ کون سا نشان دکھاتے ہیں تاکہ ہم دیکھ کر آپ کا یقین کریں؟آپ کون سا کام کرتے ہو۔؟ (31)ہمارے باپ دادا نے بیابان میں من کھایا۔ چنانچہ لکھا ہے کہ اس نے انہیں کھانے کے لئے آسمان سے روٹی دی۔ (32)آپ نے ان سے فرمایا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ موسیٰ نے تو وہ روٹی آسمان سے تمہیں نہ دی لیکن میرا پروردگار تمہیں آسمان سے حقیقی روٹی دیتا ہے۔ (33)کیونکہ خدا کی روٹی وہ ہے جو آسمان سے اتر کر دنیا کو زندگی بخشتی ہے۔ (34) انہوں نے آپ سے کہا کہ مولا یہ روٹی ہمیں ہمیشہ دیا کریں۔(35) آپ نے ان سے فرمایا زندگی کی روٹی میں ہوں جو میرے پاس آئے وہ ہرگز بھوکا نہ ہوگا اور جو مجھ پر ایمان لائے وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ (36) لیکن میں نے تم سے کہا تم نے مجھے دیکھ لیا ہے۔ پھر بھی ایمان نہیں لاتے۔(37) جو کچھ پروردگار مجھے عطا کرتا ہے میرے پاس آجائے گا اور جو کوئی میرے پاس آئے گا اسے میں ہرگز نکال نہ دوں گا۔ (38) کیونکہ میں آسمان سے اس لئے نہیں اترا ہوں کہ اپنی مرضی کے موافق عمل کروں بلکہ اس لئے کہ اپنے بھیجنے والے کی مرضی کے موافق عمل کروں۔ (39)اور میرے بھیجنے والے کی مرضی یہ ہے کہ جو کچھ اس نے مجھے دیا ہے میں اس میں سے کچھ کھو نہ دوں بلکہ اسے آخری دن پھر زندہ کروں (40) کیونکہ میرے پروردگارک کی مرضی یہ ہے کہ جو محبوب کو دیکھے اور اس پر ایمان لائے ہمیشہ کی زندگی پائے اور میں اسے آخری دن پھر زندہ کروں۔

(41) پس یہودی آپ پر بڑبڑانے لگے۔ اس لئے کہ آپ نے کہا تھا کہ جو روٹی آسمان سے اتری وہ میں ہوں۔(42) اور انہوں نے کہا کیا یہ یوسف کا بیٹا عیسیٰ نہیں جس کے باپ اور ماں کو ہم جانتے ہیں؟ اب یہ کیونکر کہتا ہے میں آسمان سے اترا ہوں؟ (43) آپ نے ان سے فرمایا آپس نہ بڑبڑاؤ (44) کوئی میرے پاس نہیں آسکتا جب تک پروردگار جس نے مجھے بھیجا ہے اسے کھینچ نہ لے اور میں اسے آخری دن پھر زندہ کروں گا۔(45) نبیوں کے صحیفوں میں یہ لکھا ہے کہ وہ سب پروردگار سے تعلیم یافتہ ہوں گے۔ جس کسی نے پروردگار سے سنا اور دیکھا ہے وہ میرے پاس آتا ہے۔ (46) یہ نہیں کہ کسی نے پروردگار کو دیکھا ہے مگر جو پروردگار کی طرف سے ہے اسی نے پروردگار کو دیکھا ہے (47)میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو ایمان لاتا ہے ہمیشہ کی زندگی اس کی ہے۔ (48)زندگی کی روٹی میں ہوں۔(49) تمہارے پروردگار نے بیابان میں من کھایا اور مر گئے۔ (50) یہ وہ روٹی ہے جو آسمان سے اترتی ہے تاکہ آدمی اس میں سے کھائے اور نہ مرے۔ (51) میں ہوں وہ زندگی کی روٹی جو آسمان سے اتری ہے۔ اگر کوئی اس روٹی میں سے کھائے تو ابد تک زندہ رہے گا بلکہ جو روٹی میں جہان کی زندگی کے لئے دوں گا وہ میرا گوشت ہے۔

(52) پس یہودی یہ کہہ کر آپس میں جھگڑنے لگے کہ یہ شخص اپنا گوشت ہمیں کیوں کر کھانے کو دے سکتا ہے؟ (53) آپ نے ان سے فرمایا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک تم ابن آدم کا گوشت نہ کھاؤ اور اس کا خون نہ پیو تم میں زندگی نہیں۔(54) جو میرا گوشت کھاتا اور میرا خون پیتا ہے ہمیشہ کی زندگی اس کی ہے اور میں اسے آخری دن پھر زندوں کروں گا۔(55) کیونکہ میرا گوشت فی الحقیقت کھانے کی چیز اور میرا خون فی الحقیقت پینے کی چیز ہے۔ (56)جو میرا گوشت کھاتا اور میرا خون پیتا ہے وہ مجھ میں قائم رہتا ہے اور میں اس میں۔ (57) جس طرح زندہ پروردگار نے مجھے بھیجا اور میں پروردگار کے سبب سے زندہ ہوں اسی طرح وہ بھی جو مجھے کھائے گا میرے سبب سے زندہ رہے گا۔(58) جو روٹی آسمان سے اتری یہی ہے۔ باپ دادا کی طرح نہیں کہ کھایا اور مر گئے

جو یہ روٹی کھائے گا وہ ابد تک زندہ رہے گا۔ (59) یہ باتیں آپ نے کفرنحوم کے ایک عبادتخانہ میں تعلیم دیتے وقت ارشاد فرمائیں۔

حیاتِ ابدی کی باتیں

(60)اس لئے آپ کے صحابہ کرام میں سے بہتوں نے سن کر کہا یہ کلام ناگوار ہے ۔ اسے کون سکتاہے ؟ (61) آپ نے اپنے جی میں جان کر کہ میرے صحابہ کرام آپس میں اس بات پر بڑبڑاتے ہیں ان سے فرمایا کیا تم اس بات سے ٹھوکر کھاتے ہو؟ (62)اگر تم ابن آدم کو اوپر جاتے دیکھو گے جہاں وہ پہلے تھا تو کیا ہوگا؟(63)زندہ کرنے والی توروح ہے ۔ جسم سے کچھ فائدہ نہیں۔ جو باتیں میں نے تم سے کہی ہیں وہ روح ہیں اور زندگی بھی ہیں۔ (64)مگر تم میں سے بعض ایسےہیں جو ایمان نہیں لائے کیونکہ آپ شروع سے جانتے تھے کہ جو ایمان نہیں لاتے وہ کون ہیں اور کون مجھے پکڑوائے گا۔ (64) پھر آپ نے ان سے فرمایا میں نے تم سے کہا تھا کہ میرے پاس کوئی نہیں آسکتا جب تک پروردگار کی طرف سے اسے یہ توفیق نہ دی جائے۔

(66)اس پر آپ کے صحابہ کرام میں سے بہتیرے الٹے پھر گئے اور اس کے بعد آپ کے ساتھ نہ رہے (67) پس آپ نے ان بارہ سے کہا کیا تم بھی چلے جانا چاہتے ہو۔ (68) شمعون پطرس نے آپ سے کہا اے مولا ہم کس کے پاس جائیں ؟ ہمیشہ کی زندگی کی باتیں توصرف آپ ہی کے پاس ہیں۔(69) اور ہم ایمان لائے اور جان گئے ہیں کہ پروردگار کا قدوس توآپ ہی ہیں۔ (70)سیدنا عیسیٰ نے انہیں فرمایا کیامیں نے تم بارہ کو نہیں چن لیا۔ ؟ اور تم میں سے ایک شخص شیطان ہے ۔(71) آپ نے یہ شمعون اسکریوتی کے بیٹے یہوداہ اسکریوتی کی نسبت فرمایا تھا کیونکہ یہی جو ان بارہ میں سے تھا آپ کو پکڑوانے کو تھا۔

رکوع 7

سیدنا عیسیٰ مسیح اور آپ کے بھائی

(1) ان باتوں کے بعد سیدنا عیسیٰ گلیل میں پھرتے رہے کیونکہ یہودیہ میں پھرنا نہ چاہتے تھے۔ اس لئے کہ یہودی آپ کے قتل کی کوشش میں تھے۔(2) اور یہودیوں کی عید خیام نزدیک تھی۔ (3) پس آپ کے بھائیوں نے آپ سے کہا یہاں سے روانہ ہو کر یہودیہ کو تشریف لے جائیں جو کام آپ کرتے ہیں انہیں آپ کے صحابہ کرام بھی دیکھیں۔ (4) کیونکہ ایسا کوئی نہیں جو مشہور نہ ہونا چاہے اور چھپ کر کام کرے ۔ اگر آپ یہ کام کرتے ہیں تو اپنے آپ کو ظاہر کریں۔ (5)کیونکہ آپ کے بھائی بھی آپ پر ایمان نہ لائے تھے۔ (6) پس سیدنا عیسیٰ نے ان سے فرمایا میرا تو ابھی وقت نہیں آیا مگر تمہارے لئے سب وقت ہیں۔ (7) دنیا تم سے عداوت نہیں رکھ سکتی لیکن مجھ سے رکھتی ہے کیونکہ میں اس پر شہادت دیتا ہوں کہ اس کے کام برے ہوں۔ (8) تم عید میں جاؤ۔ میں ابھی اس عید میں نہیں جاتا ابھی میرا وقت پورا نہیں ہوا۔ (9) یہ باتیں ان سے کہہ کرآپ گلیل ہی رہے۔

عید خیام

(10) لیکن جب آپ کے بھائی عید میں چلے گئے اس وقت آپ بھی گئے ۔ ظاہراً نہیں بلکہ گویا پوشیدہ۔(11) پس یہودی آپ کو عید میں یہ کہہ کر ڈھونڈنے لگے وہ کہاں ہے ؟(12) اور لوگوں میں آپ کی بابت چپکے چپکے بہت سے گفتگو ہوئی۔ بعض کہتے تھے آپ پارسا اور بعض کہتے تھے نہیں بلکہ آپ لوگوں کو گمراہ کرتےہیں۔ (13) تو بھی یہودیوں سے ڈرسے کوئی شخص آپ کی بابت صاف صاف نہ کہتا تھا۔

(14)اور جب عید کے آدھے دن گذر گئے تو آپ بیت اللہ میں جا کر تعلیم دینے لگے ۔(15) پس یہودیوں نے تعجب کرکے کہا کہ آپ کو بغیر پڑھے کیوں کر علم آگیا۔ (16)آپ نے ان سے فرمایا میری تعلیم میری نہیں بلکہ میرے بھیجنے والے کی ہے ۔ (17) اگر کوئی اس کی مرضی پر چلنا چاہے تووہ اس کی تعلیم کی بابت جان جائے گا کہ پروردگار کی طرف سے ہے یا میں اپنی طرف سے کہتاہوں۔(18) جو اپنی طرف سے کچھ ہے وہ اپنی عزت چاہتا ہے لیکن جو اپنے بھیجنے والے کی عزت چاہتا ہے وہ سچا ہے اور اس میں ناراستی نہیں۔(19) کیا موسیٰ نے تمہیں شریعت نہیں دی؟ تو بھی تم میں سے شریعت پر کوئی عمل نہیں کرتا۔ تم کیوں میرے قتل کی کوشش میں ہو؟ (20) لوگوں نے جواب دیا آپ میں بدروح ہے ۔ کون آپ کے قتل کی کوشش میں ہے ؟(21) آپ نے ان سے فرمایا میں نے ایک کام کیا اور تم سب تعجب کرتے ہو۔(22) اس سبب سے موسیٰ نے تمہیں ختنہ

کا حکم دیا ہے (حالانکہ وہ موسیٰ کی طرف سے نہیں بلکہ باپ دادا سے چلا آیا ہے)۔ اور تم سبت کے دن آدمی کا ختنہ کرتے ہو۔ (23) جب سبت کو آدمی کا ختنہ کیا جاتا تا کہ موسیٰ کی شریعت کا حکم نہ ٹوٹے تو کیا مجھ سے اس لئے ناراض ہو کہ میں نے سبت کے دن ایک آدمی کو بالکل تندرست کر دیا؟ (24) ظاہر کے موافق فیصلہ نہ کرو بلکہ انصاف سے فیصلہ کرو۔

کیا وہ مسیح موعود ہے

(25) تب بعض یروشلمی کہنے لگے کیا یہ وہی نہیں جس کے قتل کی کوشش ہو رہی ہے۔ (26) لیکن دیکھو یہ صاف صاف کہتا ہے اور وہ اس سے کچھ نہیں کہتے۔ کیا ہوسکتا ہے کہ سرداروں نے سچ جان لیا کہ مسیح یہی ہے؟ (27) اس کو تو ہم جانتے ہیں کہ کہاں کا ہے مگر مسیح جب آئے گا تو کوئی نہ جانے گا کہ وہ کہاں کا ہے۔ (28) پس سیدنا عیسیٰ نے بیت اللہ میں تعلیم دیتے وقت فرمایا تم مجھے بھی جانتے ہو اور یہ بھی جانتے ہو کہ میں کہاں کا ہوں اور میں آپ سے نہیں آیا مگر جس نے مجھے بھیجا ہے وہ سچا ہے۔ اس کو تم نہیں جانتے۔ (29) میں اسے جانتا ہوں اس لئے کہ میں اس کی طرف سے ہوں اور اسی نے مجھے بھیجا ہے۔ (30) پس وہ آپ کو پکڑنے کی کوشش کرنے لگے لیکن اس لئے کہ آپ کا وقت ابھی نہ آیا تھا کسی نے آپ پر ہاتھ نہ ڈالا۔ (31) مگر بھیڑ میں سے بہتیرے آپ پر ایمان لائے اور کہنے لگے کہ مسیح جب آئے گا تو کیا ان سے زیادہ معجزے دکھائے گا جو اس نے دکھائے؟

گرفتاری کی سازش

(32) دینی علماء کرام نے لوگوں کو سنا کہ اس کی بابت چپکے چپکے یہ گفتگو کرتے ہیں۔ پس امام اعظم اور دینی علماء نے آپ کو پکڑنے کے لئے پیادے بھیجے۔ (33) آپ نے ان سے فرمایا میں تھوڑے دنوں تک تمہارے پاس ہوں۔ پھر اپنے بھیجنے والے کے پاس چلا جاؤں گا۔ (34) تم مجھے ڈھونڈو گے مگر نہ پاؤ گے اور جہاں میں ہوں تم نہیں آسکتے۔ (35) یہودیوں نے آپس میں کہا یہ کہاں جائے گا کہ ہم اسے نہ پائیں گے؟ کیا ان کے پاس جائے گا جو یونانیوں میں جا بجا رہتے ہیں اور یونانیوں کو تعلیم دے گا؟ (36) یہ کیا بات ہے جو اس نے کہی کہ تم مجھے ڈھونڈو گے مگر نہ پاؤ گے اور جہاں میں ہوں تم نہیں آسکتے؟

آب حیات کی ندیاں

(37) پھر عید کے آخری دن جو خاص دن ہے سیدنا عیسیٰ کھڑے ہوئے اور فرمایا اگر کوئی پیاسا ہو تو میرے پاس آکر پئے۔ (38) جو مجھ پر ایمان لائے گا اس کے اندر سے جیسا کہ کلام الہیٰ میں آیا ہے زندگی کے پانی کی ندیاں جاری ہوں گی۔ (39) آپ نے یہ بات اس روح کی بابت فرمائی جسے وہ پانے کو تھے جو آپ پر ایمان لائے کیونکہ روح اب تک نازل نہ ہوا تھا اس لئے کہ سیدنا عیسیٰ ابھی اپنی عظمت کو نہ پہنچے تھے۔

(40) پس بھیڑ میں سے بعض نے یہ باتیں سن کر کہا بیشک یہ یہی وہ نبی ہے۔ (41) اوروں نے کہا یہ مسیح ہے اور بعض نے کہا کیوں؟ کیا مسیح گلیل سے آئے گا۔ (42) کیا کلام الہیٰ میں یہ نہیں آیا کہ مسیح داؤد کی نسل اور بیت لحم کے گاؤں سے آئے گا جہاں کا داؤد تھا؟ (43) پس لوگوں میں اس کے سبب سے اختلاف ہوا۔ (44) اور ان میں سے بعض آپ کو پکڑنا چاہتے تھے مگر کسی نے آپ پر ہاتھ نہ ڈالا۔

یہودی حاکموں کا کم ایمان

(45) پس پیادے امام اعظم اور دینی علماء کے پاس آئے اور انہوں نے ان سے کہا تم اسے کیوں نہ لائے۔ (46) پیادوں نے جواب دیا کہ انسان نے کبھی ایسا کلام نہیں کیا۔ (47) دینی علماء نے انہیں جواب دیا کیا تم بھی گمراہ ہوگئے؟ (48) بھلا امام اعظم یا دینی علماء میں سے بھی کوئی اس پر ایمان لایا؟ (49) مگر یہ عام لوگ جو شریعت سے واقف نہیں لعنتی ہیں۔ (50) نیکدیمس نے جو پہلے سیدنا عیسیٰ کے پاس آیا تھا اور انہی میں سے تھا ان سے کہا (51) کیا ہماری شریعت کسی شخص کو مجرم ٹھہراتی ہے جب تک پہلے اس کی سن کر جان نہ لے کہ وہ کیا کرتا ہے؟ (52) انہوں نے اس کے جواب میں کہا کیا تم بھی گلیل کے ہو؟ تلاش کرو اور دیکھو کہ گلیل میں سے کوئی نبی برپا نہیں ہونے کا۔

(53) پھر ان میں سے ہر ایک اپنے گھر کو چلا گیا۔

رکوع 8

زنا کار عورت

(1) مگر سیدنا عیسیٰ کوہ زیتون پر تشریف لے گئے ۔ (2) صبح سویرے ہی آپ پھر بیت اللہ میں آئے اور سب لوگ آپ کے پاس آئے اور آپ بیٹھ کر انہیں تعلیم دینے لگے ۔ (3) اورعالم شرع اور دینی علماء ایک عورت کو لائے جو زنا میں پکڑی گئی تھی اور اسے بیچ میں کھڑا کرکے آپ سے کہا : استاد محترم یہ عورت زنا میں عین فعل کے وقت پکڑی گئی ہے ۔(5) توریت میں موسیٰ نے ہم کو حکم دیا ہے کہ ایسی عورتوں کو سنگسار کریں۔ پس آپ اس عورت کی نسبت کیا فرماتے ہیں؟ (6) انہوں نے آپ کو آزمانے کے لئے یہ کہا تاکہ آپ پر الزام لگانے کا کوئی سبب نکالیں مگر سیدنا عیسیٰ جھک کر انگلی سے زمین پر لکھنے لگے۔ (7)جب وہ آپ سے سوال کرتے ہی رہے تو آپ نے سیدھے ہو کر ان سے فرمایا جو تم میں بے گناہ ہو وہی پہلے اس کے پتھر مارے۔ (8) اور پھر جھک کر زمین پر انگلی سے لکھنے لگے ۔(9) وہ یہ سن کر بڑوں سے لے کر چھوٹوں تک ایک ایک کر نکل گئے اورسیدنا عیسیٰ اکیلے رہ گئے اور عورت وہیں بیچ میں رہ گئی ۔ (10) آپ نے سیدھے ہو کر اس سے فرمایا اے خاتون یہ لوگ کہاں گئے ؟ کیا کسی نے تم پر حکم نہیں لگایا ؟(11) اس نے کہا اے مولا کسی نے نہیں۔ سیدنا عیسیٰ نے فرمایا میں بھی تم پر الزام نہیں لگاتا۔ جاؤ پھر گناہ نہ کرنا۔)

سیدنا عیسیٰ مسیح دنیا کے نور

(12) سیدنا عیسیٰ نے پھر ان سے فرمایا دنیا کا نور میں ہوں۔ جو میری پیروی کرے گا وہ اندھیرے میں نہ چلے گا بلکہ زندگی کا نور پائے گا ۔(13) دینی علماء نے آپ سے کہا تم اپنی شہادت آپ دیتے ہو۔ تمہاری شہادت سچی نہیں۔ (14) آپ نے ان سے فرمایا اگرچہ میں اپنی شہادت آپ دیتا ہوں تو بھی میری شہادت سچی ہے کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ میں کہاں سے آیا ہوں اور کہاں کو جاتا ہوں لیکن تم کو معلوم نہیں کہ میں کہاں سے آیا ہوں اور کہاں جاتا ہوں۔ (15) تم جسم کے مطابق فیصلہ کرتے ہو میں کسی کا فیصلہ نہیں کرتا۔ (16) اور اگر میں فیصلہ کروں بھی تو میرا فیصلہ سچا ہے کیونکہ میں اکیلا نہیں بلکہ میں ہوں اور باپ (پروردگار) جس نے مجھے بھیجا ہے ۔(17) اور تمہاری توریت میں بھی یہ لکھا ہے کہ دو آدمیوں کی گواہی مل کر سچی ہوتی ہے ۔(18) ایک تو میں خود اپنی شہادت دیتا ہوں اور ایک پروردگار جس نے مجھے بھیجا ہے ۔ میری شہادت دیتا ہے ۔ (19) انہوں نے آپ سے کہا تمہارا باپ کہاں ہے ؟ سیدنا عیسیٰ نے فرمایا نہ تم مجھے جانتے ہو نہ میرے باپ کو۔ اگر مجھے جانتے تو میرے باپ کو بھی جانتے ۔(20) آپ نے بیت اللہ میں تعلیم دیتے وقت یہ باتیں بیت المال میں کہیں اور کسی نے آپ کو نہ پکڑا کیونکہ ابھی تک آپ کا وقت نہ آیا تھا۔

(21) آپ نے پھر ان سے فرمایا میں جاتا ہوں تم مجھے ڈھونڈو گے اور اپنے گناہ میں مرو گے ۔ جہاں میں جاتا ہوں تم نہیں آسکتے ۔(22) پس یہودیوں نے کہا کہ کیا وہ اپنے آپ کو مار ڈالے گا جو کہتا ہے کہ جہاں میں جاتا ہوں تم نہیں آسکتے ۔ (23) آپ نے ان سے فرمایا تم نیچے کے ہو میں اوپر کا ہوں تم دنیا کے ہو میں دنیا کا نہیں ہوں ۔(24) اس لئے میں نے تم سے یہ کہا کہ اپنے گناہوں میں مرو گے کیونکہ اگر تم ایمان نہ لاؤ گے کہ میں وہی ہوں تو اپنے گناہوں میں مرو گے ۔(25) انہوں نے آپ سے کہا تم کون ہے ؟ سید نا عیسیٰ نے ان سے فرمایا وہی ہوں جو شروع سے تم سے کہتا آیا ہوں۔(26) مجھے تمہاری نسبت بہت کچھ کہنا اور فیصلہ کرنا ہے لیکن جس نے مجھے بھیجا وہ سچا ہے اور میں نے اس سے سنا وہی دنیا سے کہتا ہوں (27) وہ نہ سمجھے کہ ہم سے پروردگار کی نسبت کہتا ہے ۔ (28) پس سیدنا عیسیٰ نے فرمایا جب تم ابن آدم کو اونچے پر چڑھاؤ گے تو جانو گے کہ میں وہی ہوں اور اپنی طرف سے کچھ نہیں کرتا بلکہ جس طرح پروردگار نے مجھے سکھایا اسی طرح یہ باتیں کہتا ہوں۔ (29) اور جس نے مجھے بھیجا وہ میرے ساتھ ہے ۔ اس نے مجھے اکیلا نہیں چھوڑا کیونکہ میں ہمیشہ وہی کام کرتا ہوں جو اسے پسند آتے ہیں۔ (30)جب آپ یہ باتیں ارشاد فرمارہے تھے تو بہتیرے آپ پر ایمان لائے۔

آزاد اور غلام

(31) پس سیدنا عیسیٰ نے ان یہودیوں سے کہا جنہوں نے آپ کا یقین کیا تھا کہ اگر تم میرے کلام پر قائم رہو گے تو حقیقت میں میرے پیروکار ٹھہرو گے ۔ (32) اور سچائی سے واقف ہو گے اور سچائی تم کو آزاد کرے گی۔ (33) انہوں نے اسے جواب دیا ہم تو ابراہیم کی نسل سے ہیں اور کبھی کسی کی غلامی میں نہیں رہے۔ تم کیوں کر کہتے ہو کہ تم آزاد کئے جاؤ گے ؟ (34)سیدنا عیسیٰ نے انہیں

فرمایا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو کوئی گناہ کرتا ہے گناہ کا غلام ہے ۔(35) اور غلام ابد تک گھر میں نہیں رہتا محبوب ابد تک رہتا ہے ۔ (36) پس اگر محبوب تمہیں آزاد کرے گا تو تم واقعی آزاد ہوگے۔(37) میں جانتا ہوں کہ تم ابراہیم کی نسل سے ہو تو بھی میرے قتل کی کوشش میں ہو کیونکہ میرا کلام تمہارے دل میں جگہ نہیں پاتا۔(38) میں نے جو اپنے پروردگار کے ہاں دیکھا ہے وہ کہتا ہوں اور تم نے جو اپنے باپ سے سنا ہے وہ کرتے ہو۔(39) انہوں نے جواب میں آپ سے کہا ہمارا باپ تو ابراہیم ہے ۔سیدنا عیسیٰ نے ان سے فرمایا کہ اگر تم ابراہیم کے فرزند ہوتے تو ابراہیم کے سے کام کرتے ۔(40) لیکن اب تم مجھ جیسے شخص کے قتل کی کوشش میں ہو جس نے تم کو وہی حق بات بتائی ہے جو خدا سے سنی۔ ابراہیم نے تو یہ نہیں کیا تھا۔(41) تم اپنے پروردگار کے سے کام کرتے ہو۔ انہوں نے آپ سے کہا ۔ ہم حرام سے پیدا نہیں ہوئے ۔ ہمارا ایک باپ ہے یعنی خدا۔ (24) سیدنا عیسیٰ نے ان سے فرمایا کہ اگر تمہارا باپ ہوتا تو تم مجھ سے محبت رکھتے اس لئے کہ میں خدا میں سے نکلا اور آیا ہوں کیونکہ میں آپ سے نہیں آیا بلکہ اسی نے مجھے بھیجا۔(43) تم میری باتیں کیوں نہیں سمجھتے ؟ اس لئے کہ میرا کلام سن نہیں سکتے ۔(44) تم اپنے باپ ابلیس سے ہو اور اپنے باپ کی خواہشوں کو پورا کرنا چاہتے ہو۔ وہ شروع ہی سے خونی ہے اور سچائی پر قائم نہیں رہا کیونکہ اس میں سچائی ہے نہیں۔ جب وہ جھوٹ بولتا ہے تو اپنی ہی سی کہتا ہے کیونکہ وہ جھوٹا ہے بلکہ جھوٹ کا باپ ہے (45)لیکن میں جو سچ بولتا ہوں اس لئے تم میرا یقین نہیں کرتے ۔(46) تم میں کون مجھ پر گناہ ثابت کرتا ہے ؟ اگر میں سچ بولتا ہوں تو میرا یقین کیوں نہیں کرتے ؟ (47) جو پروردگار سے ہوتا ہے وہ پروردگار کی باتیں سنتا ہے ۔ تم اس لئے نہیں سنتے کہ پروردگار سے نہیں ہو۔

سیدنا عیسیٰ مسیح اور ابراہیم

(48) یہودیوں نے جواب میں آپ سے کہا کیا ہم خوب نہیں کہتے کہ تم سامری ہو اور تم میں بدروح ہے ؟(49)سیدنا عیسیٰ نے ان سے فرمایا کہ مجھ میں بدروح نہیں مگر میں اپنے پروردگار کی عزت کرتا ہوں اور تم میری بے عزتی کرتے ہو۔ (50) لیکن میں اپنی بزرگی نہیں چاہتا ۔ ہاں۔ ایک ہے جو اسے چاہتا اور فیصلہ کرتا ہے ۔ (51) میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اگر کوئی شخص میرے کلام پر عمل کرے گا تو ابد تک کبھی موت کا مزہ نہ چکھے گا ۔(53) ہمارا باپ ابراہیم جو مر گیا کیا تم اس سے بڑا ہے ؟ اور نبی بھی مر گئے ۔ تم اپنے آپ کو کیا ٹھہراتا ہے ؟(54)سیدنا عیسیٰ نے ان سے فرمایا اگر میں آپ اپنی بڑائی کروں تو میری بڑائی کچھ نہیں لیکن میری بڑائی میرا پروردگار کرتا ہے جسے تم کہتے ہو کہ ہمارا خدا ہے ۔(55) تم نے اسے نہیں جانا لیکن میں اسے جانتا ہوں اور اگر کہوں کہ اسے نہیں جانتا تو تمہاری طرح جھوٹا بنوں گا مگر اسے جانتا اور اس کے کلام پر عمل کرتا ہوں۔(56) تمہارا باپ ابراہیم میرا دن دیکھنے کی امید پر بہت خوش تھا چنانچہ اس نے دیکھا اور خوش ہوا۔(57) یہودیوں نے آپ سے کہا تمہاری عمر تو ابھی پچاس برس کی نہیں پھر کیا تم نے ابراہیم کو دیکھا ہے ؟ (58) آپ نے ان سے فرمایا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ پیشتر اس سے کہ ابراہیم پیدا ہوا میں ہوں۔(59) پس انہوں نے اسے مارنے کو پتھر اٹھائے مگر سیدنا عیسیٰ چھپ کر بیت اللہ سے نکل گئے۔

رکوع 9

جنم کے اندھے کو شفا عطا

(1) پھر آپ نے جاتے وقت ایک شخص کو دیکھا جو جنم کا اندھا تھا۔(2) اور آپ کے صحابہ کرام نے آپ سے پوچھا کہ اے مولا کس نے گناہ کیا تھا جو یہ اندھا پیدا ہوا۔ اس شخص نے یا اس کے ماں باپ نے ؟ (3)سیدنا عیسیٰ نے ان سے فرمایا کہ نہ اس نے گناہ کیا تھا نہ اس کے ماں باپ نے بلکہ یہ اس لئے ہوا کہ خدا کے کام اس میں ظاہر ہوں ۔(4) جس نے مجھے بھیجا ہے ہمیں اس کے کام دن ہی دن کو کرنا ضرور ہے ۔ وہ رات آنے والی ہے جس میں کوئی شخص کام نہیں کرسکتا۔(5) جب تک میں دنیا میں ہوں دنیا کا نور ہوں ۔(6) یہ کہہ کر آپ نے زمین پر تھوکا اور تھوک سے مٹی سانی اور وہ مٹی اندھے کی آنکھوں پر لگا کر ۔(7) اسے کہا جاؤ شیلوخ (جس کا ترجمہ بھیجا ہوا ہے) کے حوض میں دھولو۔ پس اس نے جا کر دھویا اور بینا ہو کر واپس آیا۔(8) پس پڑوسی اور جن جن لوگوں نے پہلے اس کو بھیک مانگتے دیکھا تھا کہنے لگے کیا یہ وہ نہیں جو بیٹھا بھیک مانگا کرتا تھا ؟(9) بعض نے کہا یہ وہی ہے اوروں نے کہا نہیں لیکن کوئی اس کا ہم شکل ہے ۔ اس نے کہا میں وہی ہوں۔(10) پس وہ اس سے کہنے لگے پھر تمہاری آنکھیں کیوں کھل گئیں ؟(11) اس نے جواب دیا کہ اس شخص نے جس کا نام

عیسیٰ ہے مٹی سانی اور میری آنکھوں پر لگا کر مجھ سے کہا شیلوخ میں جا کر دھولو۔ پس میں گیا اور دھو کر بینا ہوگیا۔ (12) انہوں نے اس سے کہا وہ کہاں ہے؟ اس نے کہا میں نہیں جانتا۔

دینی علماء کا شک اور تحقیق

(13) لوگ اس شخص کو جو پہلے اندھا تھا دینی علماؤں کے پاس لے گئے۔ (14) اور جس روز سیدنا عیسیٰ نے مٹی سان کر اسکی آنکھیں کھولی تھیں وہ سبت کا دن تھا۔ (15) پھر دینی علماؤں نے بھی اس سے پوچھا تم کس طرح بینا ہوئے؟ اس نے ان سے کہا اس نے میری آنکھوں پر مٹی لگائی۔ پھر میں نے دھولیا اور اب بینا ہوں۔ (16) پس بعض دینی علماء کہنے لگے یہ آدمی پروردگار کی طرف سے نہیں کیونکہ سبت کے دن کو نہیں مانتا مگر بعض نے کہا کہ گنہگار آدمی کیونکر ایسے معجزے دکھا سکتا ہے؟ پس ان میں اختلاف ہوا۔ (17) انہوں نے پھر اس اندھے سے کہا کہ اس نے جو تیری آنکھیں کھولیں تم اس کے حق میں کیا کہتے ہو؟ اس نے کہا وہ نبی ہے۔ (18) لیکن یہودیوں کو یقین نہ آیا کہ یہ اندھا تھا اور بینا ہوگیا ہے۔ جب تک انہوں نے اس کے ماں باپ کو جو بینا ہوگیا تھا بلا کر (19) ان سے نہ پوچھ لیا کہ یہ تمہارا بیٹا ہے جسے تم کہتے ہو کہ اندھا پیدا ہوا تھا؟ پھر وہ اب کیوں کر دیکھتا ہے؟ (20) اس کے ماں باپ نے جواب میں کہا ہم جانتے ہیں کہ یہ ہمارا بیٹا ہے اور اندھا پیدا ہوا تھا۔ (21) لیکن یہ ہم نہیں جانتے ہیں کہ اب وہ کیونکر دیکھتا ہے اور نہ یہ جانتے ہیں کہ کس نے ان کی آنکھیں کھولیں۔ وہ تو بالغ ہے۔ اسی سے پوچھو وہ اپنا حال آپ کہہ دے گا۔ (22) یہ اس کے ماں باپ نے یہودیوں کے ڈر سے کہا کیونکہ یہودی ایکا کرچکے تھے کہ اگر کوئی اس کے مسیح ہونے کا اقرار کرے تو عبادت خانہ سے خارج کیا جائے۔ (23) اس واسطے اس کے ماں باپ نے کہا وہ بالغ ہے اسی سے پوچھو۔ (24) پس انہوں نے اس شخص کو جو اندھا تھا دوبارہ بلا کر کہا خدا کی تمجید کر ہم تو جانتے ہیں یہ آدمی گنہگار ہے۔ (25) اس نے جواب دیا میں نہیں جانتا کہ وہ گنہگار ہے یا نہیں۔ ایک بات جانتا ہوں کہ میں اندھا تھا۔ اب بینا ہوں۔ (26) پھر انہوں نے اس سے کہا اس نے تمہارے ساتھ کیا کیا؟ کس طرح تیری آنکھیں کھولیں؟ (27) اس نے انہیں جواب دیا میں تم سے کہہ چکا اور تم نے نہ سنا۔ دوبارہ کیوں سننا چاہتے ہو؟ کیا تم بھی اس کے پیروکار ہونا چاہتے ہو؟ (28) وہ اسے برا بھلا کہہ کر کہنے لگے کہ تم ہی اس کے پیروکار ہو۔ ہم تو موسیٰ کے پیروکار ہیں۔ (29) ہم جانتے ہیں کہ خدا نے موسیٰ کے ساتھ کلام کیا ہے مگر اس شخص کو نہیں جانتے کہ کہاں کا ہے۔ (30) اس آدمی نے جواب میں ان سے کہا یہ تو تعجب کی بات ہے کہ تم نہیں جانتے کہ وہ کہاں کا ہے حالانکہ اس نے میری آنکھیں کھولیں۔ (31) ہم جانتے ہیں کہ خدا گنہگاروں کی نہیں سنتا لیکن اگر کوئی خدا پرست ہو اور اس کی مرضی پر چلے تو وہ اس کی سنتا ہے۔ (32) دنیا کے شروع سے کبھی سننے میں نہیں آیا کہ کسی نے جنم کے اندھے کی آنکھیں کھولی ہوں۔ (33) اگر یہ شخص خدا کی طرف سے نہ ہوتا تو کچھ نہ کرسکتا۔ (34) انہوں نے جواب میں اس سے کہا تو تو بالکل گناہوں میں پیدا ہوا۔ تو ہم کو کیا سکھاتا ہے؟ اور انہوں نے اسے باہر نکال دیا۔

(35) سیدنا عیسیٰ مسیح نے سنا کہ انہوں نے اسے باہر نکال دیا اور جب وہ آپ سے ملا تو کہا کیا تم خدا کے محبوب پر ایمان لاتے ہو؟ (36) اس نے جواب میں کہا اے مولا وہ کون ہے کہ میں اس پر ایمان لاؤں؟ (37) سیدنا عیسیٰ نے اس سے فرمایا تم نے تو اسے دیکھا ہے اور جو تم سے باتیں کرتا ہے وہی ہے۔ (38) اس نے کہا اے مولا میں ایمان لاتا ہوں اور آپ کو سجدہ کیا۔ (39) سیدنا عیسیٰ مسیح فرمایا میں دنیا میں عدالت کے لئے آیا ہوں تاکہ جو نہیں دیکھتے وہ دیکھیں اور جو دیکھتے ہیں وہ اندھے ہوجائیں۔ (40) جو دینی علماء آپ کے ساتھ تھے انہوں نے یہ باتیں سن کر آپ سے کہا کیا ہم بھی اندھے ہیں؟ (41) سیدنا عیسیٰ نے ان سے کہا کہ اگر تم اندھے ہوتے تو گنہگار نہ ٹھہرتے۔ مگر اب کہتے ہو کہ ہم دیکھتے ہیں۔ پس تمہارا گناہ قائم رہتا ہے۔

رکوع 10

چرواہے کی تمثیل

(1) میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو کوئی دروازہ سے بھیڑ خانہ میں داخل نہیں ہوتا بلکہ اور کسی طرف سے چڑھ جاتا ہے وہ چور اور ڈاکو ہے۔ (2) لیکن جو دروازہ سے داخل ہوتا ہے وہ بھیڑوں کا چرواہا ہے۔ (3) اس کے لئے دربان دروازہ کھول دیتا ہے اور بھیڑیں اس کی آواز سنتی ہیں اور وہ اپنی بھیڑوں کو نام بنام بلا کر باہر لے جاتا ہے۔ (4) جب وہ اپنی سب بھیڑوں کو باہر نکال چکتا ہے تو ان کے آگے

آگے چلتا ہے اور بھیڑیں اس کے پیچھے پیچھے ہولیتی ہیں کیونکہ وہ اس کی آواز پہچانتی ہیں۔ (5) مگر وہ غیر شخص کے پیچھے نہ جائیں گی بلکہ اس سے بھاگیں گی کیونکہ غیروں کی آواز نہیں پہچانتیں۔ (6) سیدنا عیسیٰ نے ان سے یہ تمثیل ارشاد فرمائی۔ لیکن وہ نہ سمجھے کہ یہ باتیں ہیں جو ہم سے کہتا ہے۔

سیدنا عیسیٰ مسیح اچھا چرواہا

(7) پس سیدنا عیسیٰ مسیح نے ان سے پھر فرمایا کہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ بھیڑوں کا دروازہ میں ہوں۔ (8) جتنے مجھ سے پہلے آئے سب چور اور ڈاکو ہیں مگر بھیڑوں نے ان کی نہ سنی۔ (9) دروازہ میں ہوں۔ اگر کوئی مجھ سے داخل ہو تو نجات پائے گا اور اندر باہر آیا جایا کرے گا اور چارا پائے گا۔ (10) چور نہیں آتا مگر چرانے اور مار ڈالنے اور ہلاک کرنے کو۔ میں اس لئے آیا کہ وہ زندگی پائیں اور کثرت سے پائیں۔ (11) اچھا چرواہا میں ہوں۔ اچھا چرواہا بھیڑوں کے لئے اپنی جان دیتا ہے۔ (12) مزدور جو نہ چرواہا ہے نہ بھیڑوں کا مالک۔ بھیڑئیے کو آتے دیکھ کر بھیڑوں کو چھوڑ کر بھاگ جاتا ہے اور بھیڑیا ان کو پکڑتا اور پراگندہ کرتا ہے۔ (13) وہ اس لئے بھاگ جاتا ہے کہ مزدور ہے اور اس کو بھیڑوں کی فکر نہیں۔ (14) اچھا چرواہاں میں ہوں۔ جس طرح باپ (پروردگار) مجھے جانتا ہے اور میں پروردگار کو جانتا ہوں۔ (15) اسی طرح میں اپنی بھیڑوں کو جانتا ہوں اور میری بھیڑیں مجھے جانتی ہیں اور میں بھیڑوں کے لئے اپنی جان دیتا ہوں۔ (16) اور میری اور بھی بھیڑیں ہیں جو اس بھیڑخانہ کی نہیں۔ مجھے ان کو بھی لانا ضرور ہے اور وہ میری آواز سنیں گی۔ پھر ایک ہی گلہ اور ایک ہی چرواہا ہوگا۔ (17) پروردگار مجھ سے اس لئے محبت رکھتا ہے کہ میں اپنی جان دیتا ہوں تاکہ اسے پھر لے لوں۔ (18) کوئی اسے مجھ سے چھینتا نہیں بلکہ میں اسے آپ ہی دیتا ہوں مجھے اس کے دینے کا بھی اختیار ہے اور اسے پھر لینے کا بھی اختیار ہے۔ یہ حکم میرے پروردگار سے مجھے ملا۔

(19) ان باتوں کے سبب سے یہودیوں میں پھر اختلاف ہوا۔ (20) ان میں سے بہتیرے تو کہنے لگے کہ اس یں بدروح ہے اور یہ دیوانہ ہے۔ تم اس کی کیوں سنتے ہو؟ (21) اوروں نے کہا یہ ایسے شخص کی باتیں نہیں جو جس میں بدروح ہو۔ کیا بدروح اندھوں کی آنکھیں کھول سکتی ہے؟

سیدنا عیسیٰ مسیح کا رد کیا جانا

(22) یروشلم میں عید تجدید ہوئی اور جاڑے کا موسم تھا۔ (23) اور سیدنا عیسیٰ بیت اللہ کے اندر سلیمانی برآمدہ میں ٹہل رہے تھے۔ (24) پس یہودیوں نے آپ کے گرد جمع ہو کر آپ سے کہا تم کب تک ہمارے دل کو ڈانوا نڈول رکھو گے؟ اگر تم مسیح ہو تو ہم سے صاف کہہ دو۔ (25) سیدنا عیسیٰ نے انہیں جواب دیا کہ میں نے تو تم سے کہہ دیا مگر تم یقین نہیں کرتے۔ جو کام میں اپنے پروردگار کے نام سے کرتا ہوں وہی میرے گواہ ہیں۔ (26) لیکن تم اس لئے نہیں کرتے کہ میری بھیڑوں میں سے نہیں ہو۔ (27) میری بھیڑیں میری آواز سنتی ہیں اور میں انہیں جانتا ہوں اور وہ میرے پیچھے پیچھے چلتی ہیں۔ (28) اور میں انہیں ہمیشہ کی زندگی بخشتا ہوں اور وہ ابد تک کبھی ہلاک نہ ہوں گی اور کوئی انہیں میرے ہاتھ سے چھین نہ لے گا۔ (29) میرا پروردگار جس نے مجھے وہ دی ہیں سب سے بڑا ہے اور کوئی انہیں پروردگار کے ہاتھ سے نہیں چھین سکتا۔ (30) میں اور پروردگار ایک ہیں۔ (31) یہودیوں نے آپ کو سنگسار کرنے کے لئے پتھر اٹھائے۔ (32) آپ نے ان سے فرمایا میں نے تم کو پروردگار کی طرف سے بہتیرے اچھے کام دکھائے ہیں۔ ان میں سے کس کام کے سبب سے مجھے سنگسار کرتے ہو؟ (33) یہودیوں نے آپ سے کہا کہ اچھے کام کے سبب سے نہیں بلکہ کفر کے سبب سے تمہیں سنگسار کرتے ہیں اور اس لئے کہ تم آدمی ہو کر اپنے آپ کو خدا بناتے ہو۔ (34) آپ نے انہیں فرمایا تمہاری شریعت میں یہ نہیں لکھا ہے کہ میں نے کہا تم خدا ہو؟ (35) جب کہ اس نے انہیں خدا کہا جن کے پاس خدا کا کلام آیا (اور کتاب مقدس کا باطل ہونا ممکن نہیں)۔ (36) آیا تم اس شخص سے جسے پروردگار نے پاک کرکے دنیا میں بھیجا کہتے ہو کہ تم کفر بکتے ہو اس لئے کہ میں نے کہا میں ابن اللہ ہوں۔ (37) اگر میں اپنے پروردگار کے کام نہیں کرتا تو میرا یقین نہ کرو۔ (38) لیکن اگر میں کرتا ہوں تو گو میرا یقین نہ کرو مگر ان کاموں کا تو یقین کرو تاکہ تم جانو اور سمجھو کہ پروردگار مجھ میں ہے اور میں پروردگار میں۔ (39) انہوں نے پھر آپ کو پکڑنے کی کوشش کی لیکن آپ ان کے ہاتھ سے نکل گئے۔

(40) پھر آپ یردن کے پار اس جگہ تشریف لے گئے جہاں یحییٰ اصطباغی پہلے اصطباغ دیا کرتے تھے۔ اور وہیں قیام کیا۔ (41) اور بہتیرے آپ کے پاس آئے اور کہتے تھے کہ یحییٰ نے کوئی معجزہ نہیں دکھایا مگر جو کچھ یحییٰ نے آپ کے حق میں کہا تھا وہ سچ تھا۔ (42) اور وہاں بہتیرے آپ پر ایمان لائے۔

رکوع 11

لعزر کی موت

(1) مریم اور اس کی بہن مرتھا کے گاؤں بیت عنیاہ کا لعزر نام ایک آدمی بیمار تھا۔ (2) یہ وہی مریم تھی جس نے آپ پر عطر ڈال کر اپنے بالوں سے آپ کے پاؤں مبارک پونچھے۔ اسی کا بھائی لعزر بیمار تھا۔ (3) پس اس کی بہنوں نے آپ کو یہ کہلا بھیجا کہ مولا دیکھئے جسے آپ عزیز رکھتے ہیں وہ بیمار ہے۔(4) آپ نے سن کر فرمایا کہ یہ بیماری موت کی نہیں بلکہ پروردگار کی عظمت کے لئے ہے تاکہ اس کے وسیلہ سے پروردگار کے محبوب (یعنی سیدنا عیسیٰ مسیح) کی بزرگی ظاہر ہو۔(5) اور سیدنا عیسیٰ مرتھا اور اس کی بہن اور لعزر سے محبت کرتے تھے۔ (6) پس جب آپ نے سنا کہ وہ بیمار ہے تو جس جگہ تھے وہیں دو دن اور رہے۔ (7) پھر آپ کے بعد صحابہ کرام سے فرمایا آؤ پھر یہودیہ کو چلیں۔ (8) صحابہ کرام نے آپ سے کہا مولا ابھی تو یہودی آپ کو سنگسار کرنا چاہتے تھے اور پھر وہاں جاتے ہیں۔ (9)سیدنا عیسیٰ نے ان سے فرمایا کیا دن کے بارہ گھنٹے نہیں ہوتے؟ اگر کوئی دن کو چلے تو ٹھوکر نہیں کھاتا کیونکہ وہ دنیا کی روشنی میں دیکھتا ہے۔ (10) لیکن اگر کوئی رات کو چلے تو ٹھوکر کھاتا ہے کیونکہ اس میں روشنی نہیں۔ (11) آپ نے یہ باتیں کہیں اور اس کے بعد ان سے فرمایا کہ ہمارا دوست لعزر سو گیا ہے لیکن میں اسے جگانے جاتا ہوں۔ (12) پس آپ کے صحابہ کرام نے آپ سے کہا اے مولا اگر وہ سو گیا ہے تو بچ جائے گا۔ (13) مگر آپ نے اس کی موت کی بابت فرمایا تھا مگر وہ سمجھے کہ آرام کی نیند کی بابت فرمایا۔ (14) تب آپ نے ان سے صاف فرما دیا کہ لعزر مر گیا۔ (15) اور میں تمہارے سبب سے خوش ہوں کہ وہاں نہ تھا تاکہ تم ایمان لاؤ لیکن آؤ ہم اس کے پاس چلیں۔

(16) پس توما نے جسے توام کہتے تھے اپنے ساتھ کے صحابہ سے کہا کہ آؤ ہم بھی چلیں تاکہ اس کے ساتھ مریں۔

سیدنا عیسیٰ مسیح قیامت اور زندگی

(17)پس آپ کو آکر معلوم ہوا کہ اسے قبر میں رکھے چار دن ہوئے۔ (18) بیت عنیاہ یروشلم کے نزدیک قریباً دو میل کے فاصلہ پر تھا۔ (19) اور بہت سے یہودی مرتھا اور مریم کو ان کے بھائی کے بارے میں تسلی دینے آئے تھے۔(20) پس مرتھا آپ کے آنے کی خبر سن کر آپ سے ملنے کو گئی لیکن مریم گھر میں بیٹھی رہی۔ (21) مرتھا نے آپ سے کہا مولا اگر پ یہاں ہوتے تو میرا بھائی نہ مرتا۔ (22) اور اب میں جانتی ہوں کہ جو کچھ آپ پروردگار سے مانگیں گے وہ آپ کو عطا کردے گا۔ (23) آپ نے اس سے فرمایا تمہارا بھائی جی اٹھے گا۔ (24) مرتھا نے آپ سے کہا میں جانتی ہوں کہ قیامت میں آخری دن جی اٹھے گا۔ (25)سیدنا عیسیٰ مسیح نے اس سے فرمایا قیامت اور زندگی تو میں ہوں۔ جو مجھ پر ایمان لاتا ہے گو وہ مر جائے تو بھی زندہ رہے گا۔ (26) اور جو کوئی زندہ ہے اور مجھ پر ایمان لاتا ہے وہ ابد تک کبھی نہ مرے گا۔ کیا تم اس پر ایمان رکھتی ہو؟(27)اس نے آپ سے کہا اے مولا میں ایمان لاچکی ہوں کہ آپ ابن اللہ المسیح ہیں جو دنیا میں آنے والے تھے آپ ہی ہیں۔

سیدنا عیسیٰ مسیح کے آنسو

(28) یہ کہہ کر وہ چلی گئی اور چپکے سے اپنی بہن مریم کو بلا کر کہا کہ مولا یہیں ہیں اور تمہیں بلاتے ہیں۔ (29) وہ سنتے ہی جلد اٹھ کر آپ کے پاس آئی۔ (30)(سیدنا عیسیٰ مسیح ابھی گاؤں میں نہیں پہنچے تھے بلکہ اسی جگہ تھے جہاں مرتھا آپ سے ملی تھی)۔(31) پس جو یہودی گھر میں اس کے پاس تھے اور اسے تسلی دے رہے تھے یہ دیکھ کر کہ مریم جلد اٹھ کر باہر گئی۔ اس خیال سے اس کے پیچھے ہولئے کہ وہ قبر پر رونے جاتی ہے۔ (32) جب مریم اس جگہ پہنچی جہاں آپ تھے اور آپ کو دیکھا تو آپ کے قدموں پر گر کر کہا مولا اگر آپ یہاں ہوتے تو میرا بھائی نہ مرتا۔ (33) جب سیدنا عیسیٰ نے اسے اور ان یہودیوں کو جو اس کے ساتھ آئے تھے روتے دیکھا تو دل میں نہایت رنجیدہ ہوئے اور گھبرا کر کہا۔ (34) تم نے اسے کہاں رکھا ہے؟ انہوں نے کہا مولا چل کر دیکھ لیجئے۔ (35) سیدنا عیسیٰ

مسیح کے آنسو بہنے لگے۔(36) پس یہودیوں نے کہا دیکھو وہ اس کو کیسا عزیز تھا۔(37) لیکن ان میں سے بعض نے کہا یہ شخص جس نے اندھے کی آنکھیں کھولیں اتنا نہ کرسکا کہ یہ آدمی نہ مرتا؟

لعزر کو زندہ کرنے کا معجزہ

(38) سیدنا عیسیٰ مسیح پھر اپنے دل میں نہایت رنجیدہ ہو کر قبر پر تشریف لے گئے۔ وہ ایک غار تھا اور اس پر پتھر دھرا تھا۔(39) سیدنا عیسیٰ نے فرمایا پتھر کو ہٹاؤ۔ اس مرے ہوئے شخص کی بہن مرتھا نے آپ سے کہا۔ اے مولا اس میں سے اب بدبو آتی ہے کیونکہ اسے چار دن ہوگئے۔(40) سیدنا عیسیٰ مسیح نے اس سے فرمایا کیا میں نے تم سے کہا نہ تھا کہ اگر تم ایمان لاؤ گی تو پروردگار کی بزرگی دیکھو گی۔(41) پس انہوں نے اس پتھر کو ہٹادیا۔ پھر سیدنا عیسیٰ نے آنکھیں اٹھا کر فرمایا اے باپ (پروردگار) میں آپ کا شکر کرتا ہوں کہ آپ نے میری سن لی۔(42) اور مجھے تو معلوم تھا کہ آپ ہمیشہ میری سنتے ہیں مگر ان لوگوں کے باعث جو آس پاس کھڑے ہیں میں نے کہا تاکہ وہ ایمان لائیں کہ آپ ہی نے مجھے بھیجا ہے۔(43) اور یہ کہہ کر آپ نے بلند آواز سے پکار کر فرمایا اے لعزر نکل آؤ۔(44) جو مر گیا تھا وہ کفن سے ہاتھ پاؤں بندھے ہوئے نکل آیا اور اس کا چہرہ رومال سے لپٹا ہوا تھا۔ سیدنا عیسیٰ نے ان سے فرمایا اسے کھول کر جانے دو۔

(45) پس بہتیرے یہودی جو مریم کے پاس آئے تھے اور جنہوں نے سیدنا عیسیٰ کا یہ کام دیکھا آپ پر ایمان لائے۔(46) مگر ان میں سے بعض نے دینی علماؤں کے پاس جا کر انہیں سیدنا عیسیٰ مسیح کے کاموں کی خبر دی۔(47) پس امام اعظم اور دینی علماؤں نے صدر عدالت کے لوگوں کو جمع کرکے کہا ہم کرتے کیا ہیں؟ یہ آدمی تو بہت معجزے دکھاتا ہے۔(48) اگر ہم اسے یوں ہی چھوڑ دیں تو سب اس پر ایمان لے آئیں گے اور رومی آکر ہماری جگہ اور قوم دونوں پر قبضہ کرلیں گے۔(49) اور ان میں سے کائفا نام ایک شخص نے جو اس سال امام اعظم تھا ان سے کہا تم کچھ نہیں جانتے۔(50) اور نہ سوچتے ہو کہ تمہارے لئے یہی بہتر ہے کہ ایک آدمی امت کے واسطے مرے نہ ساری امت ہلاک ہو۔ (51) مگر اس نے یہ اپنی طرف سے نہیں کہا بلکہ اس سال امام اعظم ہو کر نبوت کی کہ سیدنا عیسیٰ اس امت کے واسطے مریں گے۔(52) اور نہ صرف اس قوم کے واسطے بلکہ اس واسطے بھی کہ خدا کے پراگندہ فرزندوں کو جمع کرکے ایک کردے۔(53) پس وہ اسی روز سے آپ کو قتل کرنے کا مشورہ کرنے لگے۔

(54) پس اس وقت سے سیدنا عیسیٰ یہودیوں میں علانیہ نہیں پھرے بلکہ وہاں سے جنگل کے نزدیک کے علاقہ میں افرائیم نام ایک شہر کو تشریف لے گئے اور اپنے صحابہ کرام کے ساتھ وہیں قیام کیا۔(55) اور یہودیوں کی عید فسح نزدیک تھی اور بہت لوگ فسح سے پہلے دیہات سے یروشلم کو گئے تاکہ اپنے آپ کو پاک کریں۔(56) پس وہ سیدنا عیسیٰ کو ڈھونڈنے اور بیت اللہ میں کھڑے ہو کر آپس میں کہنے لگے کہ تمہارا کیا خیال ہے؟ کیا وہ عید میں نہیں آئے گا؟(57) اور امام اعظم اور دینی علماؤں نے حکم دے رکھا تھا کہ اگر کسی کو معلوم ہو کہ آپ کہاں ہیں تو اطلاع دے تاکہ آپ کو پکڑلیں۔

رکوع 12

بیت عنیاہ میں سیدنا عیسیٰ مسیح پر عطر انڈیلنا

(1) پھر آپ فسح سے چھ روز پہلے بیت عنیاہ میں آئے جہاں لعزر جسے سیدنا عیسیٰ نے مردوں میں زندہ کیا تھا۔(2) وہاں انہوں نے آپ کے لئے شام کا کھانا تیار کیا اور مرتھا خدمت کرتی تھی مگر لعزر ان میں سے تھا جو آپ کے ساتھ کھانا کھانے بیٹھے تھے۔(3) پھر مریم نے جٹاماسی کا آدھ سیر خالص اور بیش قیمت عطر لے کر آپ کے پاؤں پر ڈالا اور اپنے بالوں سے آپ کے پاؤں پونچھے اور گھر عطر کی خوشبو سے مہک گیا۔(4) مگر آپ کے صحابہ کرام میں سے ایک شخص یہوداہ اسکریوتی جو آپ کو پکڑوانے کو تھا کہنے لگا۔(5) یہ عطر تین سو دینار میں بیچ کر غریبوں کو کیوں نہ دیا گیا؟(6) اس نے یہ اس لئے نہیں کہا کہ اس کو غریبوں کی فکر تھی بلکہ اس لئے کہ چور تھا اور چونکہ اس کے پاس ان کی تھیلی رہتی تھی اس میں جو کچھ پڑتا وہ نکال لیتا تھا۔(7) پس سیدنا عیسیٰ نے فرمایا اسے یہ عطر میرے دفن کے دن کے لئے رکھنے دو۔(8) کیونکہ غریب غربا تو ہمیشہ تمہارے پاس ہیں لیکن میں ہمیشہ تمہارے پاس نہ رہوں گا۔

لعزر کے خلاف سازش

(9) پس یہودیوں میں سے عوام یہ معلوم کرکے کہ وہ وہاں نہ صرف سیدنا عیسیٰ کے سبب سے آئے تھے بلکہ اس لئے بھی کہ لعزر کو دیکھیں جسے آپ نے مردوں میں سے زندہ کیا تھا۔ (10) لیکن امام اعظم نے مشورہ کیا کہ لعزر کو مار ڈالیں۔ (11) کیونکہ اس کے باعث بہت سے یہودی چلے گئے اور سیدنا عیسیٰ پر ایمان لائے۔

یروشلم میں شاہانہ داخلہ

(12) دوسرے دن بہت سے لوگوں نے جو عید میں آئے تھے یہ سن کر کہ سیدنا عیسیٰ یروشلم میں تشریف لارہےہیں۔ (13) کھجور کی ڈالیاں لیں اور آپ کے استقبال کو نکل کر پکارنے لگے کہ زندہ باد زندہ باد باعثِ برکت ہے وہ جو پروردگار کے نام سے آتا ہے اور اسرئیل کا بادشاہ ہے۔ (14) جب آپ کو گدھے کا بچہ ملا تو اس پر سوار ہوئے جیسا کہ لکھا ہے کہ (15) اے صیون کی بیٹی مت ڈر۔ دیکھو تمہارا بادشاہ گدھے کے بچہ پر سوار ہوا آتا ہے۔ (16) آپ کے صحابہ کرام پہلے تو یہ باتیں نہ سمجھے لیکن جب آپ اپنی عظمت کو پہنچے تو ان کو یاد آیا کہ یہ باتیں آپ کے حق میں لکھی ہوئی تھیں اور لوگوں نے آپ کے ساتھ یہ سلوک کیا تھا۔ (17) پس ان لوگوں نے گواہی دی جو اس وقت آپ کے ساتھ تھے جب آپ نے لعزر کو قبر سے باہر بلایا اور مردوں میں سے جلایا تھا۔ (18) اسی سبب سے لوگ آپ کے استقبال کو نکلے کہ انہوں نے سنا تھا کہ آپ نے یہ معجزہ دکھایا ہے۔ (19) پس دینی علماء نے آپس میں کہا سوچو تو! تم سے کچھ نہیں بن پڑتا۔ دیکھو جہان اس کا پیرو ہوا چلا جاتا ہے۔

(20) جو لوگ عید میں عبادت کرنے آئے تھے ان میں بعض یونانی تھے۔ (21) پس انہوں نے فلپس کے پاس جو بیت صیدا گلیل کا تھا آکر اس سے درخواست کی کہ جناب ہم سیدنا عیسیٰ کو دیکھنا چاہتے ہیں۔ (22) فلپس نے آکر اندریاس سے کہا۔ پھر اندریاس اور فلپس نے آکر آپ کو خبر دی۔ (23) آپ نے ان سے فرمایا وہ وقت آگیا کہ ابن آدم عظمت پائے۔ (24) میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک گیہوں کا دانہ زمین میں گر کر مر نہیں جاتا اکیلا رہتا ہے لیکن جب مر جاتا ہے تو بہت سے پھل لاتا ہے۔ (25) جو اپنی جان عزیز رکھتا ہے وہ اسے کھو دیتا ہے اور جو دنیا میں اپنی جان سے عداوت رکھتا ہے وہ اسے ہمیشہ کی زندگی کے لئے محفوظ رکھے گا۔ (26) اگر کوئی شخص میری خدمت کرے تو میرے پیچھے ہولے اور جہاں میں ہوں وہاں میرا خادم بھی ہوگا۔ اگر کوئی میری خدمت کرے تو پروردگار اس کی عزت کرے گا۔

سیدنا عیسیٰ مسیح کے مصائب اور موت

(27) اب میری جان گھبراتی ہے۔ پس میں کیا کہوں؟ اے پروردگار مجھے اس گھڑی سے بچائیے لیکن میں اسی سبب سے تو اس گھڑی کو پہنچا ہوں۔ (28) اے پروردگار اپنے نام کو عظمت دیں۔ پس آسمان سے آواز آئی کہ میں نے اس کو عظمت دی اور پھر بھی دوں گا۔ (29) جو لوگ کھڑے سن رہے تھے انہوں نے کہا کہ بادل گرجا۔ اوروں نے کہا کہ فرشتہ آپ سے ہم کلام ہوا۔ (30) آپ نے ان سے فرمایا کہ آواز میرے لئے نہیں بلکہ تمہارے لئے آئی ہے۔ (31) اب دنیا کی عدالت کی جاتی ہے۔ اب دنیا کا سردار نکال دیا جائے گا۔ (یہاں دنیا کے سردار سے مراد ابلیس ہے) (32) اور میں اگر زمین سے اونچے پر چڑھایا جاؤں گا تو سب کو اپنے پاس کھینچوں گا۔ (33) آپ نے اس بات سے اشارہ کیا کہ میں کس موت سے مرنے کو ہوں۔ (34) لوگوں نے آپ کو یہ جواب دیا کہ ہم نے شریعت کی یہ بات سنی ہے کہ مسیح ابد تک رہے گا۔ پھر آپ کیوں کرکہتےہیں کہ ابن آدم کا اونچے پر چڑھایا جانا ضرور ہے؟ یہ ابن آدم کون ہے؟ (35) پس آپ نے ان سے فرمایا کہ اور تھوڑی دیر تک نور تمہارے درمیان ہے۔ جب تک نور تمہارے ساتھ ہے چلے چلو۔ ایسا نہ ہو کہ تاریکی تمہیں آپکڑے اور جو تاریکی میں چلتاہے وہ نہیں جانتا کہ کدھر جاتا ہے۔ (36) جب تک نور تمہارے ساتھ ہے نور پر ایمان لاؤ تاکہ نور کے فرزند بنو۔

سیدنا عیسیٰ یہ باتیں فرما کر تشریف لے گئے اور ان سے اپنے آپ کو چھپایا۔ (37) اور اگرچہ آپ نے ان کے سامنے اتنے معجزے دکھائے تو بھی وہ آپ پر ایمان نہ لائے۔ (38) تاکہ یسعیاہ نبی کی پیشن گوئی پوری ہو جو اس نے کہا کہ

اے مولا ہمارے پیغام کا کس نے یقین کیا ہے؟

اور پروردگار کا ہاتھ کس پر ظاہر ہوا ہے؟

(39) اس سبب سے وہ ایمان نہ لاسکے کہ یسعیاہ نے پھر کہا۔

(40) اس نے ان کی آنکھوں کو اندھا اور ان کے دل کو سخت کردیا۔
ایسا نہ ہو وہ آنکھوں سے دیکھیں اور دل سے سمجھیں اور رجوع کریں۔ اور میں انہیں شفا بخشوں
(41) یسعیاہ نے یہ باتیں اس لئے کہیں کہ اس نے آپ کی بزرگی دیکھی اور اس نے آپ ہی کے بارے میں پیشن گوئی کی۔ (42) تو بھی سرداروں میں سے بھی بہتیرے آپ پر ایمان لائے مگر دینی علماء کے سبب سے اقرار نہ کرتے تھے تا ایسا نہ ہو کہ بیت اللہ سے خارج کردیئے جائیں۔ (43) کیونکہ پروردگار سے عزت حاصل کرنے کی نسبت انسان سے عزت حاصل کرنا زیادہ چاہتے تھے۔

(44) سیدنا عیسیٰ نے پکار کر فرمایا جو مجھ پر ایمان لاتا ہے وہ مجھ پر نہیں بلکہ میرے بھیجنے والے پر ایمان لاتا ہے۔ (45) اور جو مجھے دیکھتا ہے وہ میرے بھیجنے والے کو دیکھتا ہے۔ (46) میں نور ہو کر دنیا میں آیا ہوں تا کہ جو کوئی مجھ پر ایمان لائے اندھیرے میں نہ رہے۔ (47) اگر کوئی میری باتیں سن کر ان پر عمل نہ کرے تو میں اس کو مجرم نہیں ٹھہراتا کیونکہ میں دنیا کو مجرم ٹھہرانے نہیں بلکہ دنیا کو نجات دینے آیا ہوں۔ (48) جو مجھے نہیں مانتا اور میری باتوں کو قبول نہیں کرتا اس کا ایک مجرم ٹھہرانے والا ہے یعنی جو کلام میں نے کیا ہے آخری دن وہی اسے مجرم ٹھہرائے گا۔ (49) کیونکہ میں نے کچھ اپنی طرف سے نہیں کہا بلکہ پروردگار جس نے مجھے بھیجا اسی نے مجھے حکم دیا ہے کہ کیا کہوں اور کیا بولوں۔ (50) اور میں جانتا ہوں کہ اس کا حکم ہمیشہ کی زندگی ہے۔ پس جو کچھ میں کہتا ہوں جس طرح پروردگار نے مجھ سے فرمایا ہے اسی طرح کہتا ہوں۔

رکوع 13

صحابہ کرام کے پاؤں دھونا

(1) عید فسح سے پہلے جب سیدنا عیسیٰ نے جان لیا کہ میرا وہ وقت آپہنچا ہے کہ دنیا سے رخصت ہو کر پروردگار کے پاس جاؤں تو اپنے ان لوگوں سے جو دنیا میں تھے جیسی محبت رکھتے تھے آخر تک محبت رکھتے رہے۔ (2) اور جب ابلیس شمعون کے بیٹے یہودہ اسکریوتی کے دل میں ڈال چکا تھا کہ آپ کو پکڑوائے تو شام کا کھانا کھاتے وقت۔ (3) سیدنا عیسیٰ نے یہ جان کر کہ پروردگار نے سب چیزیں میرے ہاتھ میں کردی ہیں اور میں پروردگار کے پاس سے آیا اور پروردگار ہی کے پاس جاتا ہوں۔ (4) دسترخوان سے اٹھ کر کپڑے اتارے اور رومال لے کر اپنی کمر میں باندھا۔ (5) اس کے بعد برتن میں پانی ڈال کر صحابہ کرام کے پاؤں دھونے اور جو رومال کمر میں باندھا تھا اس سے پونچھنے شروع کئے۔ (6) پھر آپ شمعون پطرس تک پہنچے۔ اس نے آپ سے کہا اے مولا کیا آپ میرے پاؤں دھوتے ہیں؟ (7) سیدنا عیسیٰ نے جواب میں اس سے فرمایا میں کرتا ہوں تم ابھی نہیں جانتے مگر بعد میں سمجھو گے۔ (8) حضرت پطرس نے کہا آپ میرے پاؤں ابد تک کبھی دھونے نہ پائیں گے۔ سیدنا عیسیٰ نے جواب دیا کہ اگر میں تمہارے پاؤں نہ دھوؤں تو تم میرے شریک نہیں۔ (9) شمعون پطرس نے آپ سے کہا اے مولا صرف میرے پاؤں ہی نہیں بلکہ ہاتھ اور سر بھی دھودیں۔ (10) سیدنا عیسیٰ نے اس سے فرمایا جو نہاچکا ہو اس کو پاؤں کے سوا اور کچھ دھونے کی حاجت نہیں بلکہ سراسر پاک ہے اور تم پاک ہو لیکن سب کے سب نہیں۔ (11) چونکہ آپ اپنے پکڑوانے والے کو جانتے تھے اس لئے کہا تم سب پاک نہیں ہو۔

(12) پس جب آپ ان کے پاؤں دھوچکے اور اپنے کپڑے پہن کر پھر بیٹھ گئے تو ان سے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ میں نے تمہارے ساتھ کیا کیا؟ (13) تم مجھے استاد اور مولا کہتے ہو اور خوب کہتے ہو کیونکہ میں ہوں۔ (14) پس جب مجھ مولا اور استاد نے تمہارے پاؤں دھوئے تو تم پر بھی فرض ہے کہ ایک دوسرے کے پاؤں دھویا کرو۔

کیونکہ میں نے تم کو ایک نمونہ دکھایا ہے کہ جیسا میں نے تمہارے ساتھ کیا ہے تم بھی کیا کرو۔ (16) میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ نوکر اپنے مالک سے بڑا نہیں ہوتا اور نہ بھیجا ہوا اپنے بھیجنے والے سے۔ (17) اگر تم ان باتوں کو جانتے ہو تو باعث برکت ہو بشرطیکہ ان پر عمل بھی کرو۔ (18) میں تم سب کی بابت نہیں کہتا۔ جن کو میں نے چنا انہیں میں جانتا ہوں لیکن یہ اس لئے کہ یہ نوشتہ پورا ہو کہ جو میری روٹی کھاتا ہے اس نے مجھ پر لات اٹھائی۔ (19) اب میں اس کے ہونے سے پہلے تم کو جتائے دیتا ہوں تا کہ جب ہوجائے تو تم ایمان لاؤ کہ میں وہی ہوں۔ (20) میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو میرے بھیجے ہوئے کو قبول کرتا ہے وہ مجھے قبول کرتا ہے اور جو مجھے قبول کرتا ہے وہ میرے بھیجنے والے کو قبول کرتا ہے۔

پکڑوائے جانے کی پیش گوئی

(21) یہ باتیں کہہ کر آپ اپنے دل میں گھبرائے اور یہ گواہی دی کہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ تم میں سے ایک شخص مجھے پکڑوائے گا۔ (22) صحابہ کرام شبہ کر کے کہ وہ آپ کس کی نسبت فرمارہے ہیں ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔ (23) آپ کے صحابہ کرام میں سے ایک شخص جس سے سیدنا عیسیٰ محبت کرتے تھے آپ کے سینہ کی طرف جھکا ہوا کھانا کھانے بیٹھا تھا۔ (24) پس شمعون پطرس نے اس سے اشارہ کر کے کہا کہ بتاؤ تو وہ کس کی نسبت فرمارہے ہیں۔ (25) اس نے اسی طرح سیدنا عیسیٰ کی چھاتی کا سہارا لے کر کہا مولا وہ کون ہے؟ (26) سیدنا عیسیٰ مسیح نے فرمایا کہ جسے میں نوالہ ڈبو کر دے دوں گا وہی ہے۔ پھر آپ نے نوالہ ڈبویا اور لے کر شمعون اسکریوتی کے بیٹے یہوداہ اسکریوتی کو دے دیا۔ (27) اس نوالہ کے شیطان اس میں سما گیا۔ پس سیدنا عیسیٰ نے اس سے فرمایا جو کچھ تم کرتے ہو جلد کرلو۔ (28) مگر جو کھانا کھانے بیٹھے تھے ان میں سے کسی کو معلوم نہ ہوا کہ آپ نے یہ کس کے لئے فرمایا ہے۔ (29) چونکہ یہوداہ کے پاس تھیلی رہتی تھی اس لئے بعض نے سمجھا کہ آپ اس سے یہ فرمارہے ہیں کہ جو کچھ ہمیں عید کے لئے درکار ہے خرید لو یا یہ کہ محتاجوں کو کچھ دو۔ (30) پس وہ نوالہ لے کر فی الفور باہر چلا گیا اور رات کا وقت تھا۔

(31) جب وہ باہر چلا گیا تو سیدنا عیسیٰ نے فرمایا اب ابن آدم نے بزرگی پائی اور پروردگار نے اس میں بزرگی پائی۔ (32) اور پروردگار بھی اسے اپنی بزرگی میں دے گا اسے فی الفور بزرگی دے گا۔ (33) اے بچو میں اور تھوڑی دیر تمہارے ساتھ ہوں۔ تم مجھے ڈھونڈو گے اور جیسا میں نے یہودیوں سے کہا کہ جہاں میں جاتا ہوں تم نہیں آسکتے ویسا ہی اب تم سے بھی کہتا ہوں۔ (34) میں تمہیں ایک نیا حکم دیتا ہوں کہ ایک دوسرے سے محبت رکھو کہ جیسے میں نے تم سے محبت رکھی تم بھی ایک دوسرے سے محبت رکھو۔ (35) اگر آپس میں محبت رکھو گے تو اس سے سب جانیں گے کہ تم میرے پیروکار ہو۔

حضرت پطرس کے انکار کی پیش گوئی

(36) حضرت شمعون پطرس نے سیدنا عیسیٰ سے کہا کہ مولا آپ کہاں جاتے ہیں؟ آپ نے فرمایا جہاں میں جاتا ہوں اب تم تو میرے پیچھے نہیں آسکتے مگر بعد میں میرے پیچھے آؤ گے۔ (37) حضرت پطرس نے کہا اے مولا میں آپ کے پیچھے اب کیوں نہیں آسکتا؟ میں تو آپ کے لئے اپنی جان دوں گا۔ (38) سیدنا عیسیٰ نے فرمایا تم میرے لئے اپنی جان دو گے؟ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ مرغ بانگ نہ دے گا جب تک تم میرا تین بار انکار نہ کرلو گے۔

رکوع 14

سیدنا عیسیٰ مسیح پروردگار کی طرف لے جانے والا راستہ

(1) تمہارا دل نہ گھبرائے، تم اللہ وتبارک تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہو مجھ پر بھی ایمان رکھو۔ (2) میرے پروردگار کے گھر میں بہت سے مکان ہیں۔ اگر نہ ہوتے تو میں تم سے کہہ دیتا کیونکہ میں جاتا ہوں کہ تمہارے لئے جگہ تیار کروں۔ (3) اور اگر میں جا کر تمہارے لئے جگہ تیار کروں تو پھر آکر تمہیں اپنے ساتھ لے لوں گا تا کہ جہاں میں ہوں تم بھی ہو۔ (4) اور جہاں میں جاتا ہوں تم وہاں کی راہ جانتے ہو۔ (5) حضرت توما نے آپ سے کہا اے مولا ہم نہیں جانتے کہ آپ کہاں جاتے ہیں۔ پھر راہ کس طرح جانیں؟ (6) آپ نے فرمایا کہ راہ، حق اور زندگی میں ہوں۔ کوئی میرے وسیلہ کے بغیر پروردگار کے پاس نہیں آتا۔ (7) اگر تم مجھے جانتے تو میرے پروردگار کو بھی جانتے۔ اب اسے جانتے ہو اور دیکھ لیا ہے۔ (8) حضرت فلپس نے کہا میں اے مولا پروردگار کو ہمیں دکھائیے۔ یہی ہمیں کافی ہے۔ (9) آپ نے اس سے فرمایا اے فلپس! میں اتنی مدت سے تمہارے ساتھ ہوں کیا تم مجھے نہیں جانتے؟ جس نے مجھے دیکھا اس نے پروردگار کو دیکھا۔ تم کیوں کر کہتے ہو کہ پروردگار کو ہمیں دکھا؟ (10) کیا تم یقین نہیں کرتے کہ میں پروردگار میں ہوں اور پروردگار مجھ میں ہے؟ یہ باتیں جو میں تم سے کہتا ہوں اپنی طرف سے نہیں کہتا لیکن پروردگار مجھ میں رہ کر اپنے کام کرتا ہے۔ (11) میرا یقین کرو کہ میں پروردگار میں ہوں اور پروردگار مجھ میں۔ نہیں تو میرے کاموں ہی کے سبب سے میرا یقین

کرو۔(12) میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو مجھ پر ایمان رکھتا ہے یہ کام جو میں کرتا ہوں وہ بھی کرے گا بلکہ ان سے بھی بڑے کام کرے گا کیونکہ میں پروردگار کے پاس جاتا ہوں ۔ (13) اور جو کچھ تم میرے نام سے چاہوگے میں وہی کروں گا تا کہ باپ (پروردگار) محبوب (سیدنا عیسیٰ) میں عظمت پائے۔(14) اگر میرے نام سے مجھ سے کچھ چاہوگے تو میں وہی کروں گا۔

روحِ پاک کا وعدہ

(15) اگر تم مجھ سے محبت رکھتے ہو تو میرے حکموں پر عمل کرو گے ۔(16) اور میں پروردگار سے درخواست کروں گا تو وہ تمہیں دوسرا مددگار بخشے گا کہ ابد تک تمہارے ساتھ رہے ۔(17) یعنی روحِ حق جسے دنیا حاصل نہیں کرسکتی کیونکہ نہ اسے دیکھتی اور نہ جانتی ہے ۔ تم اسے جانتے ہو کیونکہ وہ تمہارے ساتھ رہتا ہے اور تمہارے اندر ہوگا۔(18) میں تمہیں یتیم نہ چھوڑوں گا ۔ میں تمہارے پاس آؤں گا۔ (19) تھوڑی دیر باقی ہے کہ دنیا مجھے پھر نہ دیکھے گی مگر تم مجھے دیکھتے رہوگے ۔چونکہ میں جیتا ہوں تم بھی جیتے رہو گے ۔ (20) اس روز تم جانوگے کہ میں اپنے پروردگار میں ہوں اور تم مجھ میں اور میں تم میں ۔ (21) جس کے پاس میرے حکم ہیں اور وہ ان پر عمل کرتا ہے وہی مجھ سے محبت کرتا ہے اور جو مجھ ے محبت کرتا ہے وہ میرے پروردگار کا پیارا ہوگا اور میں اس سے محبت کروں گا اور اپنے آپ کو اس پر ظاہر کروں گا۔ (22) اس یہوداہ نے جو اسکریوتی نہ تھا آپ سے کہا اے مولا کیوں آپ اپنے کو ہم پر تو ظاہر کرنا چاہتے ہیں مگر دنیا پر نہیں۔(23) سیدنا عیسیٰ نے فرمایا اگر کوئی مجھ سے محبت کرے گا تو وہ میرے کلام پر عمل کرے گا اور میرا پروردگار اس سے محبت کرے گا اور ہم اس کے پاس آئیں گے اور اس کے ساتھ سکونت کریں گے ۔(24) جو مجھ سے محبت نہیں کرتا وہ میرے کلام پر عمل نہیں کرتا اور جو کلام تم سنتے ہو وہ میرا نہیں بلکہ پروردگار کا جس نے مجھے بھیجا۔

(25) میں نے یہ باتیں تمہارے ساتھ رہ کر تم سے کہیں ۔(26) لیکن مددگار یعنی روح پاک جسے پروردگار میرے نام سے بھیجے گا وہی تمہیں سب باتیں سکھائے گا اور جو کچھ میں نے تم سے کہا وہ سب تمہیں یاد دلائے گا۔(27) میں تمہیں اطمینان دیئے جاتا ہوں۔ اپنا اطمینان تمہیں دیتا ہوں جس طرح دنیا دیتی ہے میں تمہیں اس طرح نہیں دیتا۔ تمہارا دل نہ گھبرائے اور نہ ڈرے۔(28) تم سن چکے ہو میں نے تم سے کہا کہ جاتا ہوں اور تمہارے پاس پھر آتا ہوں۔ اگر تم مجھ سے محبت کرتے تو اس بات سے کہ میں پروردگار کے پاس جاتا ہوں خوش ہوتے کیونکہ پروردگار مجھ سے بڑا ہے ۔(29) اور اب میں نے تم سے اس کے ہونے سے پہلے کہہ دیا ہے تا کہ جب ہوجائے تو تم یقین کرو۔(30) اس کے بعد میں تم سے بہت سی باتیں نہ کروں گا کیونکہ دنیا کا سردار آتا ہے(یہاں دنیا کے سردار سے مراد ابلیس مردود) اور مجھ میں اسکا کچھ نہیں ۔(31) لیکن یہ اس لئے ہوتا ہے کہ دنیا جانے کہ میں پروردگار سے محبت کرتا ہوں اور جس طرح پروردگار نے مجھے حکم دیا میں ویسا ہی کرتا ہوں۔ اٹھو یہاں سے چلیں۔

رکوع 15

انگور کی حقیقی بیل

(1) انگور کی حقیقی بیل میں ہوں اور میرا پروردگار باغبان ہے ۔ (2) جو ڈالی مجھ میں ہے اور پھل نہیں لاتی اسے وہ کاٹ ڈالتا ہے اور جو پھل لاتی ہے اسے چھانٹتا ہے تا کہ زیادہ پھل لائے ۔ (3) اب تم اس کلام کے سبب سے جو میں نے تم سے کیا پاک ہو ۔(4) تم مجھ میں قائم رہو اور میں تم میں۔ جس طرح ڈالی اگر انگور کے درخت میں قائم نہ رہے تو اپنے آپ سے پھل نہیں لاسکتی اسی طرح تم بھی اگر مجھ میں قائم نہ رہو تو پھل نہیں لاسکتے ۔(5) میں انگور کی بیل ہوں تم ڈالیاں ہو۔ جو مجھ میں قائم رہتا ہے اور میں اس میں وہی بہت پھل لاتا ہے کیونکہ مجھ سے جدا ہو کر تم کچھ نہیں کرسکتے ۔ (6) اگر کوئی مجھ میں قائم نہ رہے تو وہ ڈالی کی طرح پھینک دیا جاتا اور سوکھ جاتا ہے اور لوگ انہیں جمع کر کے آگ میں جھونک دیتےہیں اور وہ جل جاتی ہیں۔ (7) اگر تم مجھ میں قائم رہو اور میری باتیں تم میں قائم رہیں تو جو چاہو مانگو۔ وہ تمہارے لئے ہوجائے گا ۔ (8) میرے پروردگار کی عظمت اسی سے ہوتی ہے کہ تم بہت سے پھل لاؤ۔ جب ہی تم میرے پیروکار ٹھہروگے۔ (9) جیسے پروردگار نے مجھ سے محبت رکھی ویسے ہی میں نے تم سے محبت رکھی ۔ تم میری محبت میں قائم رہو۔(10) اگر تم میرے حکموں پر عمل کرو گے تو میری محبت میں قائم رہوگے جیسے میں نے اپنے پروردگار کے

حکموں پر عمل کیا ہے اور اس کی محبت میں قائم ہوں۔(11) میں نے یہ باتیں اس لئے تم سے کہی ہیں کہ میری خوشی تم میں ہو اور تمہاری خوشی پوری ہوجائے ۔(12) میرا حکم یہ ہے کہ جیسے میں نے تم سے محبت کی تم بھی ایک دوسرے سے محبت کرو۔(13) اس سے زیادہ محبت کوئی شخص نہیں کرتا کہ اپنی جان اپنے دوستوں کے لئے دے دے ۔(14) جو کچھ میں تم کو حکم دیتا ہوں اگر تم اسے کرو تو میرے دوست ہو۔(15) اب سے میں تمہیں نوکر نہ کہوں گا کیونکہ نوکر نہیں جانتا کہ اس کا مالک کیا کرتا ہے بلکہ تمہیں میں نے دوست کہا ہے ۔ اس لئے کہ جو باتیں میں نے اپنے پروردگار سے سنیں وہ سب تم کو بتادیں ۔(16) تم نے مجھے نہیں چنا بلکہ میں نے تمہیں چن لیا اور تم کو مقرر کیا کہ جا کر پھل لاؤ اور تمہارا پھل قائم رہے تاکہ میرے نام سے جو کچھ پروردگار سے مانگو وہ تم کو عطا کرے ۔(17) میں تم کو ان باتوں کا حکم اس لئے دیتا ہوں کہ تم ایک دوسرے سے محبت کرو۔

دنیا کی عداوت

(18) اگر دنیا تم سے عداوت رکھتی ہے تو تم جانتے ہو کہ اس نے تم سے پہلے مجھ سے بھی عداوت رکھی ہے ۔(19) اگر تم دنیا کے ہوتے تو دنیا اپنوں کو عزیز رکھتی لیکن چونکہ تم دنیا کے نہیں بلکہ میں نے تم کو دنیا میں سے چن لیا ہے اس واسطے دنیا تم سے عداوت رکھتی ہے ۔(20) جو بات میں نے تم سے کہی تھی اسے یاد رکھو کہ نوکر اپنے مالک سے بڑا نہیں ہوتا ۔ اگر انہوں نے مجھے ستایا تو تمہیں بھی ستائیں گے ۔ اگر انہوں نے میری بات پر عمل کیا تو تمہاری بات پر بھی عمل کریں گے ۔ (21) لیکن یہ سب کچھ وہ میرے نام کے سبب سے تمہارے ساتھ کریں گے کیونکہ وہ میرے بھیجنے والے کو نہیں جانتے ۔(22) اگر میں نہ آتا اور ان سے کلام نہ کرتا تو وہ گنہگار ٹھہرتے لیکن اب ان کے پاس ان کے گناہ کا عذر نہیں۔(23) جو مجھ سے عداوت کرتا ہے وہ میرے پروردگار سے بھی عداوت کرتا ہے (24) اگر میں ان میں وہ کام نہ کرتا جو کسی دوسرے نے نہیں کئے تو وہ گنہگار نہ ٹھہرتے مگر اب تو انہوں نے مجھے اور میرے پروردگار دونوں کو دیکھا اور دونوں سے عداوت رکھی ۔ (25) لیکن یہ اس لئے ہوا کہ وہ قول پورا ہو جو ان کی شریعت میں لکھا ہے کہ انہوں نے مجھ سے مفت عداوت کی۔(26) لیکن جب وہ مددگار آئے گا جس کو میں تمہارے پاس پروردگار کی طرف سے بھیجوں گا یعنی روحِ حق جو پروردگار سے صادر ہوتا ہے تو وہ میری گواہی دے گا۔(27) اور تم بھی گواہ ہو کیونکہ شروع سے میرے ساتھ ہو۔

رکوع 16

(1) میں نے یہ باتیں تم سے اسلئے کہیں کہ تم ٹھوکر نہ کھاؤ۔(2) لوگ تم کو عبادتخانوں سے خارج کردیں گے بلکہ وہ وقت آتا ہے کہ جو کوئی تم کو قتل کرئے گا وہ گمان کرے گا کہ میں پروردگار کی خدمت کرتا ہوں۔(3) اور وہ اس لئے یہ کریں گے کہ انہوں نے نہ پروردگار کو جانا نہ مجھے۔(4) لیکن میں نے یہ باتیں اس لئے تم سے کہیں کہ جب ان کا وقت آئے تو تم کو یاد آجائے کہ میں نے تم سے کہہ دیا تھا اور میں نے شروع میں تم سے یہ باتیں اس لئے نہ کہیں کہ میں تمہارے ساتھ تھا۔

روحِ پاک کا کام

(5) مگر اب میں اپنے بھیجنے والے کے پاس جاتا ہوں اور تم میں سے کوئی مجھ سے نہیں پوچھتا کہ میں کہاں جاتا ہوں؟(6) بلکہ اس لئے کہ میں نے یہ باتیں تم سے کہیں تمہارا دل غم سے بھر گیا۔(7) لیکن میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میرا جانا تمہارے لئے فائدہ مند ہے کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو وہ مددگار تمہارے پاس نہ آئے گا لیکن اگر جاؤں گا تو اسے تمہارے پاس بھیج دوں گا۔(8) اور وہ آکر دنیا کو گناہ اور پرہیزگاری اور عدالت کے بارے میں قصوروار ٹھہرائے گا۔(9) گناہ کے بارے میں اس لئے کہ وہ مجھ پر ایمان نہیں لاتے۔(10) پرہیزگاری کے بارے میں اس لئے کہ میں پروردگار کے پاس جاتا ہوں اور تم مجھے پھر نہ دیکھو گے۔(11) عدالت کے بارے میں اس لئے کہ دنیا کا سردار مجرم ٹھہرایا گیا ہے۔(12) مجھے تم سے اور بھی بہت سی باتیں کہنا ہے مگر اب تم ان کی برداشت نہیں کرسکتے۔ (13) لیکن جب وہ یعنی روحِ حق آئے گا تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائے گا۔ اس لئے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا لیکن جو کچھ سنے گا وہی کہے گا اور تمہیں آئندہ کی خبریں دے گا۔(14) وہ میری بزرگی ظاہر کرے گا۔ اس لئے مجھے ہی سے حاصل کرکے تمہیں خبریں دے گا۔(15) جو کچھ پروردگار کا ہے وہ سب میرا ہے۔ اس لئے میں نے کہا وہ مجھ ہی سے حاصل کرتا ہے اور تمہیں خبریں دے گا۔

غم اور خوشی

(16) تھوڑی دیر میں تم مجھے نہ دیکھو گے اور پھر تھوڑی دیر میں مجھے دیکھ لو گے ۔ (17) پاس آپ کے بعض صحابہ کرام نے آپس میں کہا یہ کیا ہے جو وہ ہم سے فرمارہے ہیں کہ تھوڑی دیر میں تم مجھے نہ دیکھو گے اور پھر تھوڑی دیر میں مجھے دیکھ لوگے اور یہ کہ اس لئے کہ میں پروردگار کے پاس جاتا ہوں؟ (18) پس انہوں نے کہا تھوڑی دیر جو وہ فرمارہے ہیں یہ کیا بات ہے ؟ ہم نہیں جانتے کہ کیا فرمارہے ہیں۔ (19) سیدنا عیسیٰ نے یہ جان کر کے وہ مجھ سے سوال کرنا چاہتے ہیں ان سے کہا کیا تم آپس میں میری اس بات کی نسبت پوچھ پاچھ کرتے ہو کہ تھوڑی دیر میں تم مجھے نہ دیکھوگے اور پھر تھوڑی دیر میں مجھے دیکھ لوگے ؟ (20) میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ تم تو روؤ گے اور ماتم کرو مگر دنیا خوش ہوگی۔ تم غمگین تو ہوگے لیکن تمہارا غم ہی خوشی بن جائے گا۔ (21) جب عورت جننے لگتی ہے تو غمگین ہوتی ہے اس لئے کہ اس کے دکھ کی گھڑی آپہنچی لیکن جب بچہ پیدا ہوچکتا ہے تو اس خوشی سے کہ دنیا میں ایک آدمی پیدا ہوا اس درد کو پھر یاد نہیں کرتی ۔ (22) پس تمہیں بھی اب تو غم ہے مگر میں تم سے پھر ملوں گا اور تمہارا دل خوش ہوگا اور تمہاری خوشی کوئی تم سے چھین نہ لے گا۔ (23) اس دن تم مجھ سے کچھ نہ پوچھوگے ۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اگر پروردگار سے کچھ مانگو گے تو وہ میرے نام سے تم کو دے گا۔ (24) اب تک تم نے میرے نام سے کچھ نہیں مانگا۔ مانگو تو پاؤ گے تا کہ تمہاری خوشی پوری ہوجائے۔

دنیا پر فتح

(25) میں نے یہ باتیں تم سے تمثیلوں میں کہیں۔ وہ وقت آتا ہے کہ پھر تم سے تمثیلوں میں نہ کہوں گا بلکہ صاف صاف تمہیں پروردگار کی خبر دوں گا۔ (26) اس دن تم میرے نام سے مانگو گے اور میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ پروردگار سے تمہارے لئے درخواست کروں گا۔ (27) اس لئے کہ پروردگار تو آپ ہی تمہیں عزیز رکھتا ہے ۔ کیونکہ تم نے مجھے عزیز رکھا ہے اور ایمان لائے ہو کہ میں پروردگار کی طرف سے نکلا ۔ (28) میں پروردگار میں سے نکلا اور دنیا میں آیا ہوں ۔ پھر دنیا سے رخصت ہو کر پروردگار کے پاس جاتا ہوں ۔ (29) آپ کے صحابہ کرام نے کہا دیکھئے اب تو آپ صاف صاف فرماتے ہیں اور کوئی تمثیل نہیں کہتے۔ (30) اب ہم جان گئے آپ سب کچھ جانتے ہیں اور اسکے محتاج نہیں کہ کوئی آپ سے پوچھے۔ اس سبب سے ہم ایمان لاتے ہیں کہ پروردگار سے نکلے ہیں۔ (31) سیدنا عیسیٰ مسیح نے فرمایا تم اب ایمان لاتے ہو؟ (32) دیکھو وہ گھڑی آتی ہے بلکہ آپہنچی کہ تم سب پراگندہ ہو کر اپنے اپنے گھر کی راہ لوگے اور مجھے اکیلا چھوڑ دو گے تو بھی میں اکیلا نہیں ہوں کیونکہ پروردگار میرے ساتھ ہے ۔ (33) میں نے تم سے یہ باتیں اس لئے کہیں کہ تم مجھ میں اطمینان پاؤ۔ دنیا میں مصیبت اٹھاتے ہو لیکن خاطر جمع رکھو میں دنیا پر غالب آیا ہوں۔

رکوع 17

صحابہ کرام کے لئے دعا

(1) سیدنا عیسیٰ نے یہ باتیں فرمائیں اور اپنی آنکھیں آسمان کی طرف اٹھا کر کہا اے باپ (پروردگار) وہ گھڑی آپہنچی ۔ اپنے محبوب کی عظمت ظاہر کریں تا کہ محبوب آپ کی عظمت ظاہر کرے ۔ (2) چنانچہ آپ نے اسے ہر بشر پر اختیار دیا ہے تا کہ جنہیں آپ نے اسے بخشا ہے ان سب کو وہ ہمیشہ کی زندگی دے ۔ (3) ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ وہ آپ خدائے واحد اور برحق کو اور عیسیٰ مسیح کو جسے آپ نے بھیجا ہے جانیں۔ (4) جو کام آپ مجھے کرنے کو دیا تھا اس کو تمام کر کے میں نے زمین پر آپ کی بزرگی ظاہر کی۔ (5) اور اب اے پروردگار آپ اس بزرگی سے جو میں دنیا کی پیدائش سے پیشتر آپ ساتھ رکھتا تھا مجھے اپنے ساتھ جلالی بنادیں ۔ (6) میں نے آپ کے نام کو ان آدمیوں پر ظاہر کیا جنہیں آپ دنیا میں مجھے دیا۔ وہ آپ کے تھے اور آپ نے انہیں مجھے دیا اور انہوں نے آپ کے کلام پر عمل کیا ہے ۔ (7) اب وہ جان گئے کہ جو کچھ آپ نے مجھے دیا ہے وہ سب آپ ہی طرف سے ہے ۔ (8) کیونکہ جو کلام آپ نے مجھے پہنچایا وہ میں نے ان کو پہنچا دیا اور انہوں نے اس کو قبول کیا اور سچ جان لیا کہ میں آپ کی طرف سے نکلا ہوں اور وہ ایمان لائے کہ آپ ہی نے مجھے بھیجا ۔ (9) میں ان کے لئے درخواست کرتا ہوں میں دنیا کے لئے درخواست نہیں کرتا بلکہ ان کے لئے جنہیں آپ نے مجھے دیا ہے کیونکہ وہ تیرے ہیں۔ (10) اور جو کچھ میرا ہے وہ سب تیرا ہے اور تیرا ہے وہ میرا ہے اور ان سے میری بزرگی ظاہر ہوئی ہے ۔ (11) میں آگے کو دنیا میں نہ ہوں گا مگر یہ دنیا میں ہیں اور میں آپ کے

پاس آتا ہوں ۔ اے قدوس پروردگار اپنے اس نام کے وسیلہ سے جو آپ نے مجھے عطا کیا ہے ان کی حفاظت کرتا کہ وہ ہماری طرح ایک ہوں۔ (12) جب تک میں ان کے ساتھ رہا میں نے تیرے اس نام کے وسیلہ سے جو تونے مجھے عطا کیا ہے ان کی حفاظت کی ۔ میں نے ان کی نگہبانی کی اور ہلاکت کے فرزند کے سوا ان میں سے کوئی ہلاک نہ ہوا تا کہ کلام الہیٰ کا لکھا ہوا پورا ہو۔ (13) لیکن اب میں آپ پاس آتا ہوں اور یہ باتیں میں کہتا ہوں تا کہ میری خوشی انہیں پوری پوری حاصل ہو۔ (14) میں نے آپ کا کلام انہیں پہنچادیا اور دنیا نے ان سے عداوت رکھی اس لئے کہ جس طرح میں دنیا کا نہیں وہ بھی دنیا کے نہیں۔ (15) میں یہ درخواست نہیں کرتا کہ تو انہیں دنیا سے اٹھالے بلکہ یہ کہ اس شریر سے ان کی حفاظت کر۔ (16) جس طرح میں دنیا کا نہیں وہ بھی دنیا کے نہیں ۔(17) انہیں سچائی کے وسیلہ سے مقدس کر۔ تیرا کلام سچائی ہے ۔(18) جس طرح تونے مجھے دنیا میں بھیجا اسی طرح میں نے بھی انہیں دنیا میں بھیجا۔ (19) اور ان کی خاطر میں اپنے آپ کو مقدس کرتا ہوں تا کہ وہ بھی سچائی کے وسیلہ سے مقدس کئے جائیں۔ (20)میں صرف ان ہی کے لئے درخواست نہیں کرتا بلکہ ان کے لئے بھی جو ان کے کلام کے وسیلہ سے مجھ پر ایمان لائیں گے ۔(21) تا کہ وہ سب ایک ہوں یعنی جس طرح اے پروردگار آپ مجھ میں ہے اور میں آپ میں ہوں وہ بھی ہم میں ہوں اور دنیا ایمان لائے کہ تو ہی نے مجھے بھیجا ۔ (22) اور وہ عظمت جو آپ نے مجھے عطا کی ہے میں نے انہیں دی تا کہ وہ ایک ہوں جیسے ہم ایک ہیں۔ (23) میں ان میں اور آپ مجھ میں تا کہ وہ کامل ہو کر ایک ہوجائیں اور دنیا جانے کہ آپ ہی نے مجھے بھیجا اور جس طرح کہ تونے مجھ سے محبت رکھی ان سے بھی محبت رکھی۔ (24) اے پروردگار میں چاہتا ہوں کہ کہ جنہیں آپ نے مجھے دیا ہے جہاں میں ہوں وہ بھی میرے ساتھ ہوں تا کہ میری اس بزرگی کو دیکھیں جو تونے مجھے دی ہے کیونکہ تونے بنائے عالم سے پیشتر مجھ سے محبت رکھی ۔ (25) اے عادل پروردگار دنیا نے آپ کو نہیں جانا مگر میں نے آپ جانا اور انہوں نے بھی جانا کہ آپ نے مجھے بھیجا۔ (26) اور میں نے انہیں آپ کے نام سے واقف کیا اور کرتا رہوں گا تا کہ جو محبت آپ کو مجھ سے تھی وہ ان میں ہو اور میں ان میں ہوں۔

رکوع 18

سیدنا عیسیٰ مسیح کی گرفتاری

(1) سیدنا عیسیٰ جب یہ باتیں فرما چکے تو اپنے صحابہ کرام کے ساتھ قدرون کے نالے کے پار تشریف لے گئے ۔ وہاں ایک باغ تھا۔ اس میں آپ اور آپ کے صحابہ کرام داخل ہوئے ۔ (2) اور آپ کا پکڑوانے والا یہوداہ بھی اس جگہ کو جانتا تھا کیونکہ آپ اکثر اپنے صحابہ کرام کے ساتھ وہاں تشریف لے جایا کرتا تھے ۔(3)پس یہوداہ سپاہیوں کی پلٹن اور امام اعظم اور دینی علماؤں سے پیادے لے کر مشعلوں اور چراغوں اور ہتھیاروں کے ساتھ وہاں آیا۔ (4) سیدنا عیسیٰ نے ان سب باتوں کو جو آپ کے ساتھ ہونے والی تھیں جان کر باہر نکلے اور ان سے فرمایا کہ کسے ڈھونڈتے ہو؟ (5) انہوں نے جواب دیا عیسیٰ ناصری کو۔ آپ نے ان سے فرمایا میں ہی ہوں اور آپ کا پکڑوانے والا یہوداہ ان کے ساتھ کھڑا تھا۔ (6) آپ کے یہ فرماتے ہی کہ میں ہی ہوں وہ پیچھے ہٹ کر زمین پر گرے پڑے ۔ (7) پس آپ نے ان سے فرمایا تم کسے ڈھونڈتے ہو؟ انہوں نے کہا عیسیٰ ناصری کو۔ (8) سیدنا عیسیٰ نے ان سے فرمایا کہ میں تم سے کہہ چکا ہوں میں ہی ہوں ۔ پس اگر مجھے ڈھونڈتے ہو تو انہیں جانے دو۔ (9) یہ آپ نے اس لئے فرمایا کہ آپ کا وہ قول پورا ہو کہ جنہیں تونے مجھے دیا میں نے ان میں سے کسی کو بھی نہ کھویا۔ (10) پس شمعون پطرس نے تلوار جو اس کے پاس تھی کھینچی اور امام اعظم کے نوکر پر چلا کر اس کا دہنا کان اڑا دیا۔ اس نوکر کا نام ملخس تھا۔ (11) سیدنا عیسیٰ نے حضرت پطرس سے فرمایا کہ تلوار کو میان میں رکھو۔ جو پیالہ پروردگار نے مجھ کو دیا کیا میں اسے نہ پیوں؟

سیدنا عیسیٰ مسیح امام اعظم حنا کے سامنے

(12) تب سپاہیوں اور ان کے صوبہ دار اور یہودیوں کے پیادوں نے سیدنا عیسیٰ کو پکڑ کر باندھ لیا۔ (13) اور پہلے آپ کو حنا کے پاس لے گئے کیونکہ وہ اس برس کے امام اعظم کائفا کا سسر تھا۔ (14) یہ وہی کائفا تھا جس نے یہودیوں کو صلاح دی تھی کہ امت کے واسطے ایک آدمی کا مرنا بہتر ہے۔

حضرت پطرس کا انکار

(15) اور حضرت شمعون پطرس سیدنا عیسیٰ کے پیچھے ہولئے اور ایک اور صحابی بھی۔ یہ صحابی امام اعظم کا جان پہچان تھا اور سیدنا عیسیٰ کے ساتھ امام اعظم کے دیوان خانہ میں گیا۔ (16) لیکن حضرت پطرس دروازہ پر باہر کھڑے رہے ۔ پس وہ صحابی جو امام اعظم کا جان پہچان تھا باہر نکلے اور دربان عورت سے کہہ کر حضرت پطرس کو اندر لے گئے۔ (17)اس لونڈی نے جو دربان تھی حضرت پطرس سے کہا تم بھی اس شخص کے صحابیوں میں سے ہو؟ حضرت پطرس نے کہا میں نہیں ہوں۔ (18) نوکر اور پیادے جاڑے کے سبب سے کوئلے دہکا کر کھڑے تاپ رہے تھے اور حضرت پطرس بھی ان کے ساتھ کھڑے تاپ رہے تھے۔

صدرعدالت کے سامنے

(19) پھر امام اعظم نے سیدنا عیسیٰ سے ان کے صحابہ کرام اور ان کی تعلیم کی بابت پوچھا۔ (20) سیدنا عیسیٰ نے فرمایا کہ میں نے دنیا سے علانیہ باتیں کی ہیں۔ میں نے ہمیشہ عبادتخانوں اور بیت اللہ میں جہاں سب یہودی جمع ہوتے ہیں تعلیم دی اور پوشیدہ کچھ نہیں کہا ۔ (21) تم مجھ سے کیوں پوچھتے ہو؟ سننے والوں سے پوچھو کہ میں نے ان سے کیا کہا ۔ دیکھو ان کو معلوم ہے کہ میں نے کیا کیا۔(22) جب آپ نے فرمایا تو پیادوں میں سے ایک شخص نے جو پاس کھڑا تھا آپ کے منہ مبارک پر طمانچہ مار کر کہا تم امام اعظم کو ایسے جواب دیتے ہو؟ (23) سیدنا عیسیٰ نے اسے فرمایا کہ اگر میں نے برا کہا تو اس برائی پر گواہی دو اور اگر اچھا کہا تو مجھے مارتے کیوں ہو؟ (24) پس حنا نے آپ کو بندھا ہوا امام اعظم کائفا کے پاس بھیج دیا۔

حضرت پطرس کا دوبارہ انکار

(25) حضرت شمعون پطرس کھڑے آگ تاپ رہے تھے ۔ پس انہوں نے اس سے کہا کیا تم بھی اسکے صحابیوں میں سے ہو؟ آپ نے انکار کر کے کہا میں نہیں جانتا ۔ (26) جس شخص کا حضرت پطرس نے کان اڑایا تھا اس کے ایک رشتہ دار نے جو امام اعظم کا نوکر تھا کہا میں نے تمہیں اس کے ساتھ باغ میں نہیں دیکھا ؟ (27) حضرت پطرس نے پھر انکار کیا اور فوراً مرغ نے بانگ دی ۔

پیلاطس کے سامنے پیشی

(28) پھر وہ سیدنا عیسیٰ کو کائفا کے پاس سے قلعہ کو لے گئے اور صبح کا وقت تھا اور وہ خود قلعہ میں نہ گئے تا کہ ناپاک نہ ہوں بلکہ فسح کھائیں۔ (29) پس پیلاطس نے ان کے پاس باہر آکر کہا تم اس آدمی پر کیا الزام لگاتے ہو؟ (30) انہوں نے جواب میں اس سے کہا کہ اگر یہ بدکار نہ ہوتا تو ہم اسے تیرے حوالہ نہ کرتے ۔ (31) پیلاطس نے ان سے کہا اسے لے جا کر تم ہی اپنی شریعت کے موافق اس کا فیصلہ کرو۔ یہودیوں نے اس سے کہا ہمیں روا نہیں کہ کسی کو جان سے ماریں۔ (32) یہ اسلئے ہوا کہ سیدنا عیسیٰ کی وہ بات پوری ہو جو آپ نے اپنی شہادت کے طریق کی طرف اشارہ کرکے فرمائی تھی۔

(33) پس پیلاطس قلعہ میں پھر داخل ہوا اور سیدنا عیسیٰ مسیح کو بلا کر آپ سے کہا کیا تم یہودیوں کے بادشاہ ہو؟ (34) سیدنا عیسیٰ نے فرمایا کہ تم یہ بات خود ہی کہتے ہو یا اوروں نے میرے حق میں تم سے کہی ؟ (35) پیلاطس نے جواب دیا کیا میں یہودی ہوں؟ تمہاری ہی قوم اور امام اعظم نے تم کو میرے حوالہ کیا ۔ تم نے کیا کیا ہے ؟ (36) سیدنا عیسیٰ نے فرمایا کہ میری بادشاہی اس دنیا کی نہیں اگر میری بادشاہی دنیا کی ہوتی تو میرے خادم لڑتے تا کہ میں یہودیوں کے حوالہ نہ کیا جاتا۔ مگر اب میری بادشاہی یہاں کی نہیں۔ (37) پیلاطس نے آپ سے کہا پس کیا تم بادشاہ ہو؟سیدنا عیسیٰ نے فرمایا تم خود کہتے کہ میں بادشاہ ہوں۔ میں اس لئے پیدا ہوا اور اس واسطے دنیا میں آیا ہوں کہ حق پر گواہی دوں۔ جو کوئی حقانی ہے میری آواز سنتا ہے۔(38) پیلاطس نے جواب آپ سے کہا حق کیا ہے ؟

سزائے موت کا حکم

یہ کہہ کر وہ یہودیوں کے پاس پھر باہر گیا اور ان سے کہا کہ میں اسکا کچھ جرم نہیں پاتا۔ (39) مگر تمہارا دستور ہے کہ میں فسح پر تمہاری خاطر ایک آدمی چھوڑ دیا کرتا ہوں۔ پس کیا تم کو منظور ہے کہ میں تمہاری خاطر یہودیوں کے بادشاہ کو چھوڑدوں ؟ (40) انہوں نے چلا کر پھر کہا اس کو نہیں بلکہ برابا کو ۔ اور برابا ایک ڈاکو تھا۔

رکوع 19

(1)اس پر پیلاطس نے سیدنا عیسیٰ مسیح کو لے کر کوڑے لگوائے ۔ (2) اورسپاہیوں نے کانٹوں کا تاج بنا کرآپ کے سرِ مبارک پر رکھا اور آپ کو ارغوانی پوشاک پہنائی۔ (3) اور آپ کے پاس آکر کہنے لگے اے یہودیوں کے بادشاہ آداب اور آپ کے طمانچے بھی مارے ۔ (4) پیلاطس نے پھر باہر جا کر لوگوں سے کہا کہ دیکھو میں اسے تمہارے باہر لے آتا ہوں تا کہ تم جانو کہ میں اس کا کچھ جرم نہیں پاتا۔ (5) سیدنا عیسیٰ کانٹوں کا تاج رکھے اور ارغوانی پوشاک پہنے باہر آئے اور پیلاطس نے ان سے کہا دیکھو یہ آدمی ۔ (6) جب امام اعظم اور پیادوں نے آپ کو دیکھا تو چلا کر کہا مصلوب کرو مصلوب ۔ پیلاطس نے ان سے کہا کہ تم ہی اسے لے جاؤ اور مصلوب کرو کیونکہ میں اس کا کچھ جرم نہیں پاتا ۔ (7) یہودیوں نے اسے جواب دیا کہ ہم اہل شریعت ہیں اور شریعت کے موافق وہ واجب القتل ہے کیونکہ اس نے اپنے آپ کو ابن اللہ بنایا۔ (8) جب پیلاطس نے یہ بات سنی تو اور بھی ڈرا۔ (9) اور پھر قلعہ میں جا کر سیدنا عیسیٰ سے کہا تم کہاں کے ہو؟ مگر آپ نے اسے جواب نہ دیا۔ (10) پس پیلاطس نے آپ سے کہا تم مجھ سے بولتے نہیں؟ کیا تم نہیں جانتے کہ مجھے تم کو چھوڑدینے کا اختیار اور مصلوب کرنے کا بھی اختیار ہے ؟ (11)سیدنا عیسیٰ نے اسے فرمایا اگر تمہیں اوپر سے نہ دیا جاتا تو تمہارا مجھ پر اختیار نہ ہوتا۔ اس سبب سے جس نے مجھے تمہارے حوالہ کیا اس کا گناہ زیادہ ہے ۔ (12) اس پر پیلاطس آپ کو چھوڑدینے کی کوشش کرنے لگا مگر یہودیوں نے چلا کر کہا اگر تم اس کو چھوڑ دیتے ہو تو قیصر کے خیر خواہ نہیں۔ جو کوئی اپنے آپ کو بادشاہ بناتا ہے وہ قیصر کا مخالف ہے ۔ (13) پیلاطس یہ باتیں سن کر سیدنا عیسیٰ کو باہر لایا اور اس جگہ جو چبوترہ اور عبرانی میں گبتا کہلاتی ہے تخت عدالت پر بیٹھا۔ (14) یہ فسح کی تیاری کا دن اور چھٹے گھنٹے کے قریب تھا۔ پھر اس نے یہودیوں سے کہا دیکھو یہ تمہارا بادشاہ ۔ (15) پس وہ چلائے کہ لے جاؤ، لے جاؤ اسے مصلوب کرو۔ پیلاطس نے ان سے کہا کیا میں تمہارے بادشاہ کو مصلوب کروں؟ امام اعظم نے جواب دیا کہ قیصر کے سوا ہمارا کوئی بادشاہ نہیں۔ (16) اس پر اس نے آپ کو ان کے حوالہ کیا کہ مصلوب کیا جائیں۔

تصلیب

پس وہ آپ کو لے گئے ۔ (17) اور آپ اپنی صلیب آپ اٹھائے ہوئے اس جگہ تک باہر گئے جو کھوپڑی کی جگہ کہلاتی ہے ۔ جس کا ترجمہ عبرانی میں گلگتا ہے۔ (18) وہاں انہوں نے آپ اور آپ کے ساتھ اور دو شخصوں کو مصلوب کیا۔ ایک کو بائیں طرف دوسرے کو دائیں طرف اور آپ بیچ میں۔ (19) اور پیلاطس نے ایک کتابہ لکھا کر صلیب پر لگادیا۔ اس میں لکھا تھا عیسیٰ ناصری یہودیوں کا بادشاہ ۔ (20) اس کتابہ کو بہت سے یہودیوں نے پڑھا۔ اس لئے کہ وہ مقام جہاں سیدنا عیسیٰ مصلوب ہوئے شہر کے نزدیک تھا اور وہ عبرانی ،لاطنی اور یونانی میں لکھا ہوا تھا ۔ (21) پس یہودیوں کے امام اعظم نے پیلاطس سے کہا کہ یہودویوں کا بادشاہ نہ لکھ بلکہ یہ کہ اس نے کہا میں یہودیوں کا بادشاہ ہوں۔ (22) پیلاطس نے جواب دیا کہ میں نے جو لکھ دیا وہ لکھ دیا۔

(23) جب سپاہی سیدنا عیسیٰ کو مصلوب کر چکے تو آپکے کپڑے لے کر چار حصے کئے۔ ہر سپاہی کے لئے ایک حصہ اور آپ کا کرتہ بھی لیا۔ یہ کرتہ بن سلا سر بنا ہوا تھا۔ (24) اس لئے انہوں نے آپس میں کہا کہ اسے پھاڑیں نہیں بلکہ اس پر قرعہ ڈالیں تا کہ معلوم ہو کہ کس کا نکلتا ہے۔ یہ اس لئے ہوا کہ وہ نوشتہ پورا ہو کہتا ہے کہ

انہوں نے میرے کپڑے بانٹ لئے
اور میری پوشاک پر قرعہ ڈالا۔

چنانچہ سپاہیوں نے ایسا ہی کیا۔ (25) اور آپ کی صلیب کے پاس آپ کی والدہ ماجدہ حضرت مریم صدیقہ اور ان کی بہن ،مریم کلوپاس کی بیوی اور مریم مگدلینی کھڑی تھیں۔ (26) سیدنا عیسیٰ نے اپنی ماں اور ایک صحابی کو جس سے آپ محبت کرتے تھے پاس کھڑے دیکھ کر والدہ سے فرمایا کہ اماں جان دیکھئے آپ کا بیٹا یہ ہے ۔ (27) پھر صحابی سے فرمایا دیکھو تمہاری والدہ یہ ہے اور اسی وقت سے وہ صحابی حضرت مریم کو اپنے گھر لے گیا۔

سیدنا عیسیٰ مسیح کی شہادت

(28) اس کے بعد جب سیدنا عیسیٰ نے جان لی کہ اب سب باتیں تمام ہوئیں تاکہ نوشتہ پورا ہو تو فرمایا کہ میں پیاسا ہوں۔ (29) وہاں سرکہ سے بھرا ہوا ایک برتن رکھا تھا۔ پس انہوں نے سرکہ میں بھگوئے ہوئے سپنج کو زوفے کی شاخ پر رکھ کر آپ کے منہ سے لگایا۔ (30) پس جب سیدنا عیسیٰ نے وہ سرکہ پیا تو فرمایا تمام ہوا اور سر جھکا کر جان دے دی۔

(31) پس چونکہ تیاری کا دن تھا یہودیوں نے پیلاطس سے درخواست کی کہ ان کی ٹانگیں توڑ دی جائیں اور لاشیں اتار لی جائیں تکہ سبت کے دن صلیب پر نہ رہیں کیونکہ وہ سبت ایک خاص دن تھا۔ (32) پس سپاہیوں نے آکر پہلے اور دوسرے شخص کی ٹانگیں توڑیں جو آپ کے ساتھ مصلوب ہوئے تھے۔ (33) لیکن جب انہوں نے سیدنا عیسیٰ کے پاس آکر دیکھا کہ آپ مر چکے ہیں تو آپکی ٹانگیں نہ توڑیں۔ (34) مگر ان میں سے ایک سپاہی نے بھالے سے آپ کی پسلی چھیدی اور فی الفور اس سے خون اور پانی بہ نکلا۔ (35) جس نے یہ دیکھا اس نے شہادت دی ہے اور اس کی شہادت سچی ہے اور وہ جانتا ہے کہ سچ کہتا ہے تاکہ تم بھی ایمان لاؤ۔ (36) یہ باتیں اس لئے ہوئیں کہ یہ نوشتہ پورا ہو کہ اس کی کوئی ہڈی نہ توڑی جائے گی۔ (37) پھر ایک اور نوشتہ کہتا ہے کہ جسے انہوں نے چھیدا اس پر نظریں کریں گے۔

سیدنا عیسیٰ مسیح کی تدفین

(38) ان باتوں کے بعد ارمتیہ کے رہنے والے یوسف نے جو سیدنا عیسیٰ کا پیروکار تھا (لیکن یہودیوں کے ڈر سے خفیہ طور پر) پیلاطس سے اجازت چاہی کہ سیدنا عیسیٰ کا بدنِ مبارک لے جائے۔ پیلاطس نے اجازت دی۔ پس وہ آکر آپ کا بدنِ مبارک لے گئے۔ (39) اور نیکدیمس بھی آیا۔ جو پہلے سیدنا عیسیٰ کے پاس رات کو گیا تھا اور پچاس سیر کے قریب مر اور عود ملا ہوا لایا۔ (40) پس انہوں نے سیدنا عیسیٰ کا بدنِ مبارک لے کر اسے سوتی کپڑے میں خوشبودار چیزوں کے ساتھ کفنایا جس طرح کہ یہودیوں میں دفن کرنے کا دستور ہے۔ (41) اور جس جگہ آپ مصلوب ہوئے وہاں ایک باغ تھا اور اس باغ میں ایک نئی قبر تھی جس میں کبھی کوئی نہ رکھا گیا تھا۔ (42) پس انہوں نے یہودیوں کی تیاری کے دن کے باعث سیدنا عیسیٰ کو وہیں رکھ دیا کیونکہ یہ قبر نزدیک تھی۔

رکوع 20

خالی قبر

(1) ہفتہ کے پہلے دن مریم مگدلینی ایسے تڑکے کہ ابھی اندھیرا ہی تھا قبر پر آئی اور پتھر کو قبر سے ہٹا ہوا دیکھا۔ (2) پس وہ شمعون پطرس اور اس دوسرے صحابی کے پاس جسے سیدنا عیسیٰ عزیز رکھتے تھے دوڑی ہوئی گئی اور ان سے کہا کہ مولا کو قبر سے نکال کر لے گئے اور ہمیں معلوم نہیں کہ انہیں کہاں رکھ دیا۔ (3) پس حضرت پطرس اور وہ صحابی نکل کر قبر کی طرف چلے۔ (4) اور دونوں ساتھ ساتھ دوڑے مگر دوسرا صحابی حضرت پطرس سے آگے بڑھ کر قبر پر پہلے پہنچا۔ (5) اس نے جھک کر نظر کی اور سوتی کپڑے پڑے ہوئے دیکھے مگر اندر نہ گیا۔ (6) شمعون پطرس اس کے پیچھے پیچھے پہنچے اور قبر کے اندر جا کر دیکھا کہ سوتی کپڑے پڑے ہیں۔ (7) اور وہ رومال جو سیدنا عیسیٰ کے سر سے بندھا ہوا تھا سوتی کپڑوں کے ساتھ نہیں بلکہ لپٹا ہوا ایک جگہ الگ پڑا ہے۔ (8) اس پر دوسرا صحابی بھی جو پہلے قبر پر آیا تھا اندر گیا اور اس نے دیکھ کر یقین کیا۔ (9) کیونکہ وہ اب تک اس نوشتہ کو نہ جانتے تھے جس کے مطابق آپ کا مردوں میں سے جی اٹھنا ضرور تھا۔ (10) پس یہ صحابی اپنے گھر کو واپس گئے۔

مریم مگدلینی پر ظہور

(11) لیکن مریم باہر قبر کے پاس کھڑی روتی رہی اور جب روتے روتے قبر کی طرف جھک کر اندر نظر کی (12) دو فرشتوں کو سفید پوشاک پہنے ہوئے ایک کو سرہانے اور دوسرے کو پینتانے بیٹھے دیکھا جہاں سیدنا عیسیٰ کا بدن مبارک پڑا تھا۔ (13) انہوں نے اس سے کہا اے خاتون تم کیوں روتی ہو؟ اس نے ان سے کہا اس لئے کہ میرے مولا کو اٹھا لے گئے ہیں اور معلوم نہیں کہ انہیں کہاں رکھا ہے۔ (14) یہ کہہ کر وہ پیچھے پھری اور سیدنا عیسیٰ کو کھڑے دیکھا اور نہ پہچانا کہ یہ آپ ہیں۔ (15) آپ نے اس سے فرمایا اے خاتون تم کیوں روتی ہو؟ کس کو ڈھونڈتی ہو۔ اس نے باغبان سمجھ کر آپ سے کہا میاں اگر تم نے اس کو یہاں سے اٹھایا ہو تو مجھے بتادے کہ اسے کہاں رکھا ہے تاکہ میں اسے

لے جاؤں۔ (16) سیدنا عیسیٰ نے اس سے فرمایا مریم ! اس نے مڑ کر آپ سے عبرانی زبان میں کہا ربونی، یعنی اے استاد۔ (17) سیدنا عیسیٰ نے اس سے فرمایا مجھے نہ چھو کیونکہ میں اب تک پروردگار کے پاس اوپر نہیں گیا لیکن میرے بھایئوں کے پاس جا کر ان سے کہو کہ میں اپنے پروردگار اور تمہارے پروردگار اور اپنے خدا اور تمہارے خدا کے پاس اوپر جاتا ہوں۔ (18) مریم مگدلینی نے آکر صحابہ کرام کو خبر دی کہ میں نے مولا کو دیکھا اور انہوں نے مجھ سے باتیں کہیں۔

جی اٹھنے کے بعد صحابہ کرام پر ظہور

(19) پھر اسی دن جو ہفتہ کا پہلا دن تھا شام کے وقت جب وہاں کے دروازے جہاں صحابہ کرام تھے یہودیوں کے ڈر سے بند تھے سیدنا عیسیٰ آکر بیچ میں کھڑے ہوئے اور ان سے فرمایا اسلام و علیکم ۔ (20) اور یہ کہہ کر آپ نے اپنے ہاتھوں اور پسلی کو انہیں دکھایا۔ پس صحابہ کرام آپ کو دیکھ کر خوش ہوئے۔ (21) سیدنا عیسیٰ نے پھر ان سے فرمایا تمہاری سلامتی ہو۔ جس طرح پروردگار نے مجھے بھیجا ہے اسی طرح میں بھی تمہیں بھیجتا ہوں ۔ (22) اور یہ کہہ کر ان پر پھونکا اور ان سے کہا روح القدس لو۔ (23) جن کے گناہ تم بخشو ان کے بخشے گئے ہیں۔ جن کے گناہ تم قائم رکھو ان کے قائم رکھے گئے ہیں۔

سیدنا عیسیٰ ، مسیح اور حضرت توما علیہ السلام

(24) مگر ان بارہ میں سے ایک شخص یعنی توما جسے توام کہتے ہیں سیدنا عیسیٰ کے آنے کے وقت ان کے ساتھ نہ تھا۔ (25) پس باقی صحابہ کرام اسے کہنے لگے کہ ہم نے مولا کو دیکھا ہے مگر اس نے ان سے کہا جب تک میں اس کے ہاتھوں میں میخوں کے سوراخ نہ دیکھ لو اور میخوں کے سوراخوں میں اپنی انگلی نہ ڈال لوں اور اپنا ہاتھ اس کی پسلی میں نہ ڈال لوں ہر گز یقین نہ کروں گا۔

(26) آٹھ روز کے بعد جب صحابہ کرام پھر اندر تھے اور توما ان کے ساتھ تھا اور دروازہ بند تھے سیدنا عیسیٰ نے آکر اور بیچ میں کھڑے ہو کر فرمایا تمہاری سلامتی ہو۔ (27) پھر آپ نے توما سے فرمایا اپنی انگلی پاس لاؤ میرے ہاتھوں کو دیکھو اور اپنا ہاتھ پاس لا کر میری پسلی میں ڈالو اور بے اعتقاد نہ ہو بلکہ اعتقاد رکھو۔ (28) توما نے جواب میں آپ سے کہا اے میرے مولا اے میرے پروردگار ۔

(29) سیدنا عیسیٰ نے اس سے فرمایا تم تو مجھے دیکھ کر ایمان لائے ہو۔ باعث برکت وہ ہیں جو بغیر دیکھے ایمان لائے۔

(30) اور سیدنا عیسیٰ مسیح نے اور بہت سے معجزے صحابہ کرام کے سامنے دکھائے جو اس کتاب میں لکھے نہیں گئے ۔ (31) لیکن یہ اس لئے لکھے گئے کہ تم ایمان لاؤ کے سیدنا عیسیٰ ہی ابن اللہ ہیں اور ایمان لا کر اس کے نام سے زندگی پاؤ۔

رکوع 21

سات صحابہ کرام پر ظہور

(1) ان باتوں کے بعد سیدنا عیسیٰ نے پھر اپنے آپ کو تبریاس کی جھیل کے کنارے صحابہ کرام پر ظاہر کیا اور اس طرح ظاہر کیا۔ (2) شمعون پطرس اور توما جو توام کہلاتا ہے اور نتن ایل جو قانائے گلیل کا تھا اور زبدی کے بیٹے اور آپ کے صحابہ کرام میں سے دو اور شخص جمع تھے۔ (3) شمعون پطرس نے ان سے کہا میں مچھلی کے شکار کو جاتا ہوں۔ انہوں نے اس سے کہا ہم بھی تمہارے ساتھ چلتے ہیں۔ وہ نکل کر کشتی پر سوار ہوئے مگر اس رات کچھ نہ پکڑا۔ (4) اور صبح ہوتے ہی سیدنا عیسیٰ کنارے پر آکھڑا ہوئے مگر صحابہ کرام نے پہچانا کہ یہ آپ ہیں۔ (5) پس سیدنا عیسیٰ نے ان سے فرمایا بچو تمہارے پاس کچھ کھانے کو ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ نہیں۔ (6) آپ نے ان سے فرمایا کشتی کی دہنی طرف جال ڈالو تو پکڑو گے۔ پس انہوں نے ڈالا اور مچھلیوں کی کثرت سے پھر کھینچ نہ سکے۔ (7) اس لئے اس صحابی سے جسے سیدنا عیسیٰ محبت کرتے تھے پطرس سے کہا یہ تو مولا ہیں ۔ پس شمعون پطرس نے یہ سن کر کہ مولا ہیں کرتہ کمر سے باندھا کیونکہ وہ ننگا تھا اور جھیل میں کود پڑا۔ (8) اور باقی صحابہ چھوٹی کشتی پر سوار مچھلیوں کا جال کھینچتے ہوئے آئے کیونکہ وہ کنارے سے کچھ دور نہ تھے بلکہ تخمیناً دو سو ہاتھ کا فاصلہ تھا۔ (9) جس وقت کنارے پر اترے تو انہوں نے کوئلوں کی آگ اور اس پر مچھلی رکھی ہوئی اور روٹی دیکھی۔ (10) سیدنا عیسیٰ نے ان سے فرمایا جو مچھلیاں تم نے ابھی پکڑی ہیں ان میں سے کچھ لاؤ۔ (11) شمعون پطرس نے چڑھ کر ایک سو ترپن مچھلیوں سے بھرا ہوا جال کنارے پر کھینچا مگر باوجود مچھلیوں کی کثرت کے جال نہ پھٹا۔ (12) سیدنا عیسیٰ نے ان سے فرمایا آؤ کھانا کھالو

اور صحابہ کرام میں سے کسی کو جرات نہ ہوئی کہ آپ سے پوچھتے کہ آپ کون ہیں؟ کیونکہ وہ جانتے تھے کہ مولا ہی ہیں۔ (13) سیدنا عیسیٰ آئے اور روٹی لے کر انہیں دی۔ اسی طرح مچھلی بھی دی۔ (14) سیدنا عیسیٰ مردوں میں سے جی اٹھنے کے بعد یہ تیسری بارہ صحابہ کرام پر ظاہر ہوئے۔

سیدنا عیسیٰ مسیح اور حضرت پطرس علیہ السلام

(15) اور جب کھانا کھا چکے تو سیدنا عیسیٰ نے حضرت شمعون پطرس سے فرمایا اے شمعون یوحنا کے بیٹے کیا تم ان سے زیادہ مجھ سے محبت کرتے ہو؟ اس نے آپ سے کہا ہاں مولا آپ تو جانتے ہی ہیں کہ میں آپ کو عزیز رکھتا ہوں ۔ آپ نے اس فرمایا تم میرے برے چراؤ۔ (16) آپ نے دوبارہ اس سے فرمایا اے شمعون یوحنا کے بیٹے کیا تم مجھ سے محبت کرتے ہو؟ اس نے کہا ہاں مولا آپ تو جانتے ہی ہیں کہ میں آپ کو عزیز رکھتا ہوں۔ آپ نے اس سے فرمایا تم میری بھیڑوں کی گلہ بانی کرو۔ (17) آپ نے تیسری بار اس سے فرمایا اے شمعون یوحنا کے بیٹے کے کیا تم مجھے عزیز رکھتے ہو؟ چونکہ آپ نے تیسری بار اس سے فرمایا کیا تم مجھے عزیز رکھتے ہو اس سبب سے حضرت پطرس نے دلگیر ہو کر آپ سے کہا اے مولا آپ تو سب کچھ جانتے ہیں ۔ آپ کو معلوم ہے کہ میں آپ کو عزیز رکھتا ہوں۔ سیدنا عیسیٰ نے فرمایا تم میری بھیڑیں چراؤ۔ (18) میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تم جوان تھے تو آپ ہی اپنی کمر باندھتے تھے اور جہاں چاہتے تھے پھرتے تھے مگر جب تم بوڑھے ہوگے تو اپنے ہاتھ لمبے کرو گے اور دوسرا شخص تمہاری کمر باندھے گا اور جہاں تم نہ چاہو وہاں تمہیں لے جائیگا۔ (19) آپ نے ان باتوں سے اشارہ دیا کہ حضرت پطرس کس طرح کی موت سے پروردگار کی عظمت ظاہر کریں گے اور یہ کہہ کر آپ نے اس سے فرمایا میرے پیچھے ہولو۔

سیدنا عیسیٰ مسیح اور دوسرے صحابہ کرام

(20) حضرت پطرس نے مڑ کر اس صحابی کو پیچھے آتے دیکھا جس سے سیدنا عیسیٰ محبت کرتے تھے اور جس نے شام کے کھانے کے وقت سیدنا عیسیٰ کے سینہ کا سہارا لے کر پوچھا تھا کہ مولا آپ کا پکڑوانے والا کون ہے؟ (21) حضرت پطرس نے اسے دیکھ کر سیدنا عیسیٰ سے کہا اے مولا اس کا کیا ہوگا؟ (22) سیدنا عیسیٰ مسیح اس سے فرمایا اگر میں چاہوں کہ یہ میرے آنے تک ٹھہرا رہے تو تمہیں کیا؟ تم میرے پیچھے ہولو۔ (23) پس صحابہ کرام میں یہ بات مشہور ہوگئی کہ وہ صحابی نہ مرے گا لیکن سیدنا عیسیٰ نے اس سے یہ نہیں فرمایا تھا کہ یہ نہ مرے گا بلکہ یہ کہ اگر میں چاہوں کہ یہ میرے آنے تک ٹھہرا رہے تو تجھ کو کیا؟

(24) یہ وہی صحابی ہے جو ان باتوں کی شہادت دیتا ہے اور جس نے ان کو لکھا ہے اور ہم جانتے ہیں کہ اس کی شہادت سچی ہے۔

اختتامی کلمات

(25) اور بھی بہت سے کام ہیں جو سیدنا عیسیٰ نے کئے۔ اگر وہ جدا جدا لکھے جاتے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ جو کتابیں لکھی جاتیں ان کے لئے دنیا میں گنجائش نہ ہوتی۔